ہیر_ہیر_نہ_اکھو_آڈیو

از_قلم_ثمرین_شاہ

"آپ نے دوائی لے لی یا پھر ہمیشہ کی طرح میری غیر موجودگی میں ڈنڈی ماری۔" وہ اپنے ماں کے پاس آئی اور ان کا بخار چیک کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"ہاں کھالی تھی میں نے اب روز تھوڑی ماروں گی آج واقعی طبیعت خراب ہوگئی تھی لیکن اب ٹھیک ہوں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" امی اپنا دوپٹہ دُرست کرتے تکیہ کے اوپر اپنا سر رکھا۔

"تو ایک کال سے کیا جاتا آپ کا میں واپس بھی تو آسکتی تھی خدانخواستہ اگر کچھ ہو جاتا تو کیا کرتی میں۔" وہ روہانسے انداز میں بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اچھا اچھا بولا ناٹھیک ہوں میں جاو کھانا کھا کر آو شاباش ! صبح سے بھوکی دھکے کھاتی

نوکری کی تلاش میں لگی رہی۔۔۔"

"جولا حاصل تھی آپ آرام کریں میں کھانا کر آتی ہوں !"

ہیر تلخی سے کہتے ہوئے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی اور حمدا اپنی بیٹی کے درد کو سمجھ

سکتی تھی لیکن وہ کیا کرتی مجبور تھی غربت مجبوری کا دوسرا نام ہے اور غربت نے انھیں

بے بس کر دیا انھیں اپنی بیماری کی اس لیے فکر تھی اگر انھیں کچھ ہو جائے تو ان کی بیٹی

تن تنہا کیسے رہے گی اور دوسرا اس کی شادی بھی کرنی تھی جس کے لیے بہت سارا جہیز

اور پیسہ درکار ہوتا ہے اور اسی مجبوری کے زنجیر میں بندھی وہ خود بھی جھیل رہی تھی اور

ان کی بیٹی بھی جو اتنے لاڈوں میں پلی تھی ایک تو تھی بھی اکلوتی اور دوسرا شادی کے

اتنے سالوں بعد منتوں اور مرادوں کر کے ان کے آنگن میں پھول بن کر آئی تھی بیشک

چھوٹے طبقے سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی اسے پھول بنا کر رکھا اسے پڑھایا اس کی

ساری خواہشیں پوری کی لیکن جب سے علی کی ڈیتھ ہوئی وہی سے ان کا بُرا وقت شروع

ہو گیا سگے رشتوں نے منہ پھیر لیا

CLASSICURDUMATERIAL

کے کہی ان کی زمہ داری نہ اُٹھانی پڑ جائے۔

"ابھی تک جاگی ہوئی ہے آپ میں نے کھانا بھی کھالیا اور نماز بھی پڑھ آئی کیا ہوا زیادہ طبیعت خراب ہے۔"

ہیر کی آواز نے انھیں سوچوں کے دائرے سے نکالا اور انہوں نے مڑ کر دیکھا دوپٹہ اُتارتی بستر میں گھستی ان کی پیاری سی ہیر زیادہ خوبصورت تو نہ تھی لیکن ان کے لیے سب سے خوبصورت پری تھی عام سے نقوش پہ صاف رنگت بھلی لگتی تھی کندھے تک آتے بال جن کو پونی میں مقید کیے مناسب جسامت کے ساتھ اچھے لباس میں وہ اچھے گھرانے کی پڑھی لکھی لڑکی لگتی۔

"سو جائے اور پھر جب آپ کی فجر پہ آنکھ نہ کھلی تو مجھے ہی سُنائے گی۔"

ہیر نے ان کے ماتھے پہ بوسہ دیا وہ مسکرا اُٹھی اور ڈھیروں دعائیں پڑھ کر ہیر کے چہرے پہ پھونکی جواب آنکھیں موند چکی تھی۔

※※※※※※※※※※※

"یار لوگوں کو تم نے اپنا دیوانہ بنا دیا ہے۔"

حرا کے کہنے پر جوس کے سپ لیتی ہیر چونکی۔

"وہ کیسے ؟"

لہجے میں بے پناہ سنجیدگی لیے وہ مزے سے سپ لیتی حرا کو دیکھنے لگی۔

"یار کیا بجاتی ہو، لوگ تمھیں پروفیشنل پیانسٹ سمجھ رہے تھے لیکن اگر انھیں پتا چلے تم نے چار مہینے کی کلاس لیکر وہ بھی اپنے شوق کی خاطر سیکھا ہے تو مزید تمھارے اسیر ہو جائے۔"

"اب اتنا بھی اچھا نہیں بجاتی بس مجھے شوق ہے ایسے ٹیپ کرنا جس سے کوئی دھن نکلے یاد ہے تمھیں کلاس میں ایسے ہی ڈیسک کو انگلیوں سے بجانا شروع کر دیتی تھی بعد میں میم سے کتنی ڈانٹ پڑتی تھی سب ہنستے تھے کے میں پاگل ہوں۔"

وہ بولتے ہوئے اداسی سے مسکرائی حرا اس کی بچپن کی سہیلی تھی سکول کالج ایک ساتھ پڑھے تھے لیکن بعد میں حرا کے ابو کا ٹرانسفر لندن ہو گیا تو وہ اپنے فیملی سمیت وہاں شفٹ ہو گئے لیکن وہ دونوں رابطے میں رہے اور اسی طرح ان کی دوستی وقت کے ساتھ اور دوری کے باوجود مضبوط رہی ابھی چند دن پہلے حرا اپنی کزن کی شادی کے لیے

پاکستان آئی تھی۔ جانے سے پہلے اس نے ہیر سے ملنے کو کہا تھا دونوں ملے اور حرا نے اپنے کزن کی برائیڈل شاور پہ بلوایا ہیر جانا نہیں چاہتی تھی لیکن امی نے اسے کہا کہ وہ جائے اور لوگوں سے ملے ملائے تاکہ اس کی شخصیت میں نکھار آئے، نہ چاہتیے ہوئے بھی ہیر چلی گئی اور وہاں ان کی کپل ڈانس کے لیے پیانسٹ کو بلوایا تھا جو نہ آسکا تو حرا کو یاد آیا کے ہیر کتنا اچھا پیانوں بجاتی ہے اس نے ہیر سے اصرار کیا ہیر نہ مانی بلکہ وہ تو بھوکلا اُٹھی اس طرح حرا کی ساری کزنز نے مل کر اسے گھسیٹا اور اس کو نہ کرنے کا موقع نہ دیا ہیر تو باقائدہ گھبرا گئی جب اتنے بڑے پیانوں کے قریب آئی ہاں یہ ضرور تھا اس کا خواب تھا بڑا سا سٹیج ہو، بڑی سے آوڈینس جس میں ہر قسم کے لوگ ہوں اور وہ اپنی دُھن سے لوگوں کو اپنے سحر میں جھکڑلے لیکن خواب تو خواب ہوتا اس میں تو کچھ بھی سوچا جاسکتا ہے۔ لیکن یہاں صرف چند لوگوں کے درمیان پیانو بجانا سوچتے ہی اس کے ہاتھ پیر کانپ اُٹھے مگر بہر حال اس نے ہمت باندھی اور بجانا شروع کر دیا اور اس نے اپنے دُھن سے لوگوں کے دلوں کا چھو لیا آخر میں اس نے سب سے ستائیش اور تالیاں وصول کی، اس کے لیے سب کچھ نیا تھا، بے یقینی تھی لیکن آخر میں اسے خوشی ہوئی

تھی گھر آکر اس نے امی کو ساری بات بتائی اور امی اس کی اتنی دن کی اداسی کی بات

اس کا کھلا ہوا چہرہ دیکھ کر خوش ہو گئی۔

"یار اپنی کزن سے بات کی کیا؟ دیکھو امی کی طبیعت دن دن بادن بگڑتی جا رہی ہے

مجھے وہ بتاتی نہیں ہے لیکن میں جانتی ہوں نا پلیز یار ہر جگہ اپلائی کیا ہے لیکن کمپنی

والوں نے گویا قسم کھائی ہے کے نوکری نہیں دینی ہم مڈل کلاس والوں کو۔"

اس کے لہجے میں تلخی تھی اور حرا اس کا درد سمجھ سکتی تھی

"اچھا پریشان نہ ہوں انشااللہ اللہ سب بہتر ہو گا۔"

اچانک حرا کا فون بجا اس نے دیکھا اور مسکرا کر فون اُٹھایا۔

"جی زی بھائی السلام وعلیکم! کیسے ہے آپ؟"

ہیر نے اسے فون پہ مصروف پایا تو اِدھر اُدھر دیکھنی لگی۔

"اچھا! زینی نے بتایا آپ کو، اس دن بھی کہہ رہی تھی میں پاپا کو بتاوں گی بڑی تیز ہے

چلو ٹھیک ہے میں اس سے بات کر کے آپ کو بتاتی ہوں اوکے زی بھائی اللہ حافظ

، سوری یار یہ عدیل بھائی کے دوست تھے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

"اچھا!"

وہ اب بل دینے کے لیے پیسے نکال رہی تھی جب حرا نے روکا

"خبردار جو جیب سے ایک پیسہ بھی نکالا تم ابھی پیسے کا رونا رو رہی تھی اوپر سے خود بل

ادا کرنے چلی ہو۔"

حرا تیزی سے بولی تو ہیر مسکرا پڑی۔

"تم میری مہمان ہو پاکستان سے آئی ہو اوپر سے تمھاری ہی پیسے لیکر کر جوس پیوں تو

زیادتی نہیں ہو گی۔"

"چُپ کرو زیادتی کی بچی جب تم لندن آو گی وہاں تم سارے کھانے کا بل دیں دینا

کھانے کا کیا، بلکہ ڈھیر ساری شاپنگ کرواوں گی تم سے لیکن ابھی نہیں ابھی تو خوشخبری

سنو!"

حرا نے پہلے اس سے والٹ چھین کر ڈپٹ کر کہا۔

پھر بیگ اسے واپس کر کے آخر میں مسکراتے ہوئے بولی۔

"کون سی خوشخبری؟"

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ پارٹی میں یاد نہیں ہے زینب عباس چھوٹی سے بھورے بالوں والی بچی۔"

"ہاں وہ پیاری سی جو مجھے آپی آپی کر کے پیچھے ہی پڑ گئی بہت پیاری ہے۔"

ہیر کو وہ بھورے بال اور ہیزل آنکھوں والی زینب بہت کیوٹ لگی تھی۔

"وہ تمھارے سکلز کی دیوانی ہو گئی اور اپنے پاپا کو بتا دیا کہ اس نے بھی پیانو سیکھنا ہے اور

زی بھائی ٹھہرے اپنی بیٹی کی ہر بات ماننے والے اس لیے تمھیں اپاونیٹ کیا ہے نوکری

کے لیے تنخواہ پچاس ہزار۔"

ہیر یہ بات سُن کر اچھل پڑی۔

"نوکری !پیپ پچاس ہزار ! "

وہ ٹکٹکی حرا کو دیکھ رہی تھی۔

"جی وہ بھی صرف مہینے کے اور زی بھائی نے کہا وہ فوراً کل میرے گھر پہ موجود ہو آخر

ان کی بیٹی کی خواہش پوری کرنے میں دیر نہ کیے جائے دیکھا ہیر اللہ نے تمھارا مسئلہ فوراً

حل کر دیا اوئے خوامخواہ شکوہ کرنے لگ جاتی ہو۔"

حرا نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک دم تو میں نہیں جاسکتی اور پیانو اتنا بھی نہیں اچھا بجاتی۔"

وہ پریشانی ہوگئی پتا نہیں وہ ایسی تھی کچھ ملنے پر بھی پریشان ہوتی تھی اور نہ ملنے پر بھی۔

"اوہو ملنے میں کیا حرج ہے ایک دفعہ گھر وغیرہ دیکھ لو بات چیت کر کے پتا چل جائے

گا کیسا ماحول ہے اگر کمفرٹیبل نہ ہوئی تو کوئی بات نہیں لیکن ہیر اس سے اچھا موقع

تمھیں کہی نہیں ملے گا اور آنٹی کے بارے میں ضرور سوچنا۔"

ہیر اب خاموش ہوگئی سوچ کی لکیر اس کے چہرے پہ آئی۔

"اچھا چلوں کپڑے وغیرہ دیکھتے ہیں میں نے ابھی تک ولیمے کا جوڑا نہیں لیا۔"

حرا اُٹھ پڑی تو وہ بھی کھڑی ہوگئی۔

****

ٹیکسی ایک بڑے سے ولا پہ جاکر رُکی، وہ کرایہ دے کر اُتری آج اسلام آباد میں گرمی کی

کوئی انتہا نتھی گرمی کی شدت سے اس کا چہرہ پسینے سے بھر گیا اور تمتماہٹ زدہ چہرہ پہ

دوپٹے کو ٹھیک کر پیسنہ صاف کرنے لگی اور گیٹ کی طرف بڑھی جہاں گارڈ بیٹھا اسے

مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا جس سے وہ مزید گھبرا گئی لیکن ہمت کرتے ہوئے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ام اسلام و علیکم میں ہیر علی مجھے غازی صاحب نے بلوایا تھا انٹر ویو کے لیے۔"

گارڈ کے اعصاب تھوڑے سے ڈھیلے پڑے اور اُٹھ کر انٹر کام اُٹھایا اور بٹن دبایا۔

"سر کوئی ہیر نامی لڑکی آئی کہہ رہی ہے آپ نے بلوایا ہے اچھا۔"

گارڈ نے انٹر کام بند کیا اور اس کو آنے کی اجازت دی وہ اندآئی گھر جتنا باہر سے شاندار

تھا اندر سے اتنا ہی خوبصورت اٹالین ڈیزاین کردہ گھر ہیر کو بہت اچھا لگا تھا وہ چلتے ہوئے

اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی اچانک اسے کسی کی آواز آئی۔

"ارے آپی آپ یہاں!"

زینی بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی وہ اس وقت گرین پھول دار والی فراک میں ملبوس

اس جہان کی ہی شہزادی لگ رہی تھی۔

"کیسے ہو مجھے آپ کے پاپا نے بلوایا تھا۔"

"اچھا پاپا نے اس کا مطلب ہے پاپا نے میری بات سُن لی آپ مجھے پیانو سکھائے گی۔"

وہ خوش سے چہکتے ہوئے ہیر سے لپٹ گئی ہیر نے ہولے سے ہنستے ہوئے زینب کے بال

چھوئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"توزینی یہ ہے آپ کی نیو ٹیچر۔"

مردانہ بھاری آواز سُنتے ہی ہیر نے سر اُٹھایا تو اس کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی جبکہ

آنکھیں پتھرا گئی اور چہرہ اتنا تیزی سے سفید ہوا اور گرمی کے باوجود اس کا جسم ٹھنڈا

ہو گیا اور جب لب ہلے تو بالکل آہستہ سے۔

"زیرو!"

جبکہ غازی بھی ہیر کو دیکھ کر اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا تھا۔

※※※※※※※※※※※

پانچ سال پہلے۔

وہ کالج کا آخری پیپر دے کر باہر آئی تھی اور اپنے بابا کا انتظار کر رہی تھی جو ابھی تک

نہیں آئے تھے گرمی سے اس کا بُرا حال ہو رہا تھا یہ سب آخری پیپر والے دن ہی ہونا

تھا آج اتفاق سے وین والے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لحاظہ سب نے اپنی سواری کا خود

بندوبست کرنا تھا اس نے بابا کو کہا تھا آج بینک سے جلدی آجائے اور اسے ٹھیک دو بجے

پک کرلیں لیکن ابھی تک بابا کا کچھ آتا پتا نہیں تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

اچانک کالی آسٹن مارٹن اس کے سامنے آئی وہ ایک دم پیچھے ہوئی کار سے کوئی شخص تیزی

سے نکلا وہ جو کوئی بھی تھا بہت ہی خوبصورت تھا وہ اس پہ غور کرتی وہ شخص سیدھا بھاگتا

ہوا کیمپس کے گارڈ کے پاس گیا

"جی ہیر علی کو بلوادیں۔"

اس کی بات جب ہیر نے سُنی تو جھٹکے سے مڑ کر اسے دیکھنے لگی وائٹ شرٹ اور بلیک

پینٹ میں وہ ہری آنکھوں والا شخص شاید اس کا نام لے رہا تھا۔

"وہ سامنے ہی تو کھڑی ہے آپ کون ہو؟"

اب گارڈ والا مشکوک ہوا غازی نے مڑ کر دیکھا اور براون یونی فورم میں ملبوس لڑکی کو

دیکھا تو بولا۔

"تھینک یو میری کزن ہے ان کے فادر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

ہیر کو سمجھ نہیں آئی اس نے کیا کہا ہے وہ وہی سٹل کھڑی رہی یہاں تک کے غازی اس

کے پاس آ گیا۔

"آپ علی صاحب کی بیٹی ہے نا ہیر علی!"

وہ جلدی سے بولا۔

ہیر کا دل گھبرا اُٹھا میکانی انداز میں اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تھینک گاڈ آئے چلے آپ کے پاپا کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں آیڈمٹ ہیں

"۔

ہیر کے ہاتھ سے موبائل گرا اور اس نے تیزی سے منہ پہ ہاتھ رکھا آنسو اس کی آنکھوں

سے جما ہونے لگا۔

"ک ک کیسے۔"

وہ بامشکل ہی بھرائی آواز میں بول پائی۔

"آپ کار میں چلے میں آپ کو بتاتا ہوں۔"

وہ تیزی سے بولتے ہوئے کار کی طرف بڑھا وہ بھی تیزی سے اپنا موبائل اُٹھاتی کار کی

طرف بڑھی۔

****

"امیروں کے بارے میں میری رائے بہت خراب تھی لیکن جب سے تم ملے ہو بیٹا

امیروں کا نقشہ میرا ذہن سے بدل گیا ہے۔"

علی صاحب ہاسپیٹل بیڈ پہ لیٹے سر پہ پٹی لگی بے انتہا مشکور نظروں سے اس نوجوان کو

دیکھ رہے تھے جنھوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا ہیر کو لینے کے لیے وہ جیسے ہی نکلے

تھے تو راستے میں کسی کار سے ٹکر لگنے سے ان کا کی بائیک اُلٹ گئی اور وہ دور جا کر

گری نفسا نفسی کا دور ہے کس نے آنا تھا سب بس کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے جب

اچانک کوئی تیزی سے اس طرف آیا اور سب کی بے بسی کو قہر زدہ نظروں سے دیکھتا ہوا

وہ انھیں اُٹھا کر سیدھا ہوسپیٹل لیکر گیا اور وہ بے ہوشی کی حالت میں اپنی بیٹی کا کر

کر رہے تھے وہ پوچھنا چاہتا تھا لیکن چُپ رہا بعد میں اس کے گھر اطلاع کی اور ہوسپیٹل

چونکہ علی صاحب کے گھر کے قریب تھا تو ان کی بیگم آ گئی پھر انہوں نے بتایا ان کی بیٹی

کا پیپر ختم ہو گیا ہو گا اور وہ اپنے بابا کا انتظار کر رہی ہو گی غازی نے انھیں تسلی دی اور

آڈریس اور نام جان کر ہیر کو لینے چل پڑا راستے میں ہیر کو اس نے ساری تفصیل دی

لیکن ہیر رونے میں مصروف تھی اسے پھر چُپ ہونا پڑا پھر بولا۔

"آپ پریشان نہ ہوانکل ٹھیک ہو جائے گے زیادہ چوٹ نہیں لگی۔"

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"یہ اب میری وجہ سے ہوا ہے نہ میں بابا کو کہتی مجھے لینے آتے اور وہ بھی جلدی تو وہ

اس وقت ہوسپیٹل میں نہ موجود ہوتے۔"

وہ کہتے ہوئے مزید پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

"دیکھیے ایسے نہیں کہتے آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا یہ تو قسمت میں لکھا تھا اور لکھی

کو کون ٹال سکتا ہے آپ روئے تو نہیں۔"

لیکن وہ اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے بچوں کی طرح ہچکی لیتے ہوئے رو رہی

تھی۔

اور پھر وہ اسے دیکھنے لگا تو ایک منٹ کے لیے کھو گیا وہ بہت معصوم تھی بہت ہی زیادہ

اتنی معصومیت کی کوئی حد نہیں تھی اوپر سے رونا اور کمال کر گیا اور غازی الیاس کو پتا

نہیں چلا وہ ہیر علی کا اسیر ہو گیا تھا اور تب سے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کے وہ چھوٹی سی

معصوم سی ہیر کو اپنا ہم سفر بنائے گا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیسی ہو ہیر؟"

غازی اس کے پاس آیا تو ہلکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہیر کے وجود میں جنبش ہوئی اور وہ نیچے اس بچی کو دیکھنے لگی جو اس سے ہٹ کر غازی

کے پاس آگئی اور غازی نے اسے اُٹھالیا تو زینی نے اس گال پہ پیار کیا۔

"آئی لو یو پاپا یو ردی بیسٹ آپ نے میری بات مانی۔"

اب ہیر کو لگا کسی نے بھاری وزنی چیز اس کے وجود پہ پھینکی ہو ایک منٹ کے لیے اس

لگا وہ ابھی چکرا کر گر جائے گی۔ وہ پانچ سال انتظار میں بیٹھی رہی ایک دن اس کا مرزا

لینے آئے گا وہ بھی گھوڑی لا کے لیکن انتظار لا حاصل ہی رہا سب کہتے تھے لیکن وہ اندھی

بنی اس کے انتظار میں بیٹھی رہی وہ آئے گا اور لے جائے گا۔ آنکھیں سُرخ ہونے لگی

دل کی سسکی لبوں پہ آنے کو بیتاب تھی جسے ہیر نے سختی سے دبایا۔

"اندر چلے ہیر آپ کا روم دکھاتے ہیں جس پہ آپ میری بیٹی کو پیانو سکھائے گی کیوں

زینی۔"

CLASSICURDUMATERIAL

غازی کی آواز اس کی کانوں میں آئی تو اس نے ہوش سنبھال کر سر اُٹھایا تو غازی نے

زینی کو اُٹھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا، ایک منٹ کے لیے دل کیا وہ یہاں سے بھاگ

جائے پھر اچانک اپنی بوڑھی ماں کا عکس سامنے نظر آیا جس کو خبر دیتے ہوئے ان کا

معصوم چہرہ کھلکھلا اُٹھا اور آنکھوں میں روشنیوں کے دیے جلنے لگے تھے وہ ان دیوں کو

کیسے بجھتا ہوا دیکھ سکتی تھی۔ اس لیں دل کو سختی سے ڈپٹ کر وہ اس کے ساتھ چل

پڑی۔

بڑے سے سیٹنگ ایریا میں وہ آئی تو وہ اب زینی کو اُتار چکا تھا۔

"پہلے پیانو دیکھیں گی یا کچھ باتیں ہو جائے۔"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو اس کو دیکھ نہیں رہی تھی۔

"میرے خیال ہے مسٹر غازی میں جس کام کے لیے آئی ہوں مجھے وہی دکھایا جائے تو

زیادہ بہتر ہے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

لہجے میں زمانے بھر کی کڑواہٹ لا کر وہ غازی سے مخاطب ہوئی اور غازی ایک منٹ کے

لیے چُپ ہو کر اسے دیکھنے لگا جو کالی سادہ شلوار قمیض میں بادامی چادر اپنے گرد لپیٹے ویسے

ہی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی جو اسے پانچ سال پہلے لگی تھی۔

"آئے۔" وہ چلتے چلتے سویمنگ پول سے گزر کے سامنے شیشے کے دروازے کی طرف

بڑھے جہاں بہت بڑا کالا شیشے کی طرح چمکتا ہوا پیانو پڑا ہوا تھا اس چھوٹے سے لیکن

قدرے خوبصورت کمرے میں پیانو کے ساتھ ایک چھوٹا سے بیج رنگ کا صوفہ سمیت ایک

خوبصورت وڈن ٹیبل جس پہ چھوٹے چھوٹے ڈیکوریشن پیسس پڑے ہوے تھے اور باہر

کے ہی لگ رہے تھے ہیر کی نظر اچانک پھر پینٹنگ پہ پڑی جو صاف بیج کلر کی دیواروں

میں لگی ہوئی تھی اور اس کو دیکھ کر ہیر ہل ہی نہ سکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بابا کو سوپ پلا رہی تھی جب اچانک بیل کی آواز پہ

اس نے مڑ کر دیکھا امی ابھی تک نماز پڑھ رہی ہے اس لیے اس خود اُٹھنا پڑا۔

"جاو بیٹا دیکھ آو۔"

بابا نے اس کو کہا۔

"جی بابا جا رہی ہوں۔"

وہ سوپ سائڈ ٹیبل پہ رکھ کر اپنا دوپٹہ دُرست کر کے گیٹ کی پاس آئی لیکن کھولنے سے پہلے بولی۔

"جی کون؟"

"علی سر گھر پر ہے میں غازی مس ہیر۔"

غازی کی آواز سُن کر اس کا دل تیزی سے دھڑک اُٹھا اور لب آپے آپ مسکرا اُٹھے اس دُنیا میں آج تک اتنا خوبصورت اور اتنا اچھا انسان کو نہیں دیکھا تھا سے بابا کے ہوسپیٹل کے بل سارے اس نے ادا کیے ان سے ملنے آیا کرتا تھا اور خالی ہاتھ تو بالکل نہیں آتا تھا اس کی اتنے احسان پر ہیر اور اس کے فیملی شرمندہ بھی ہو گئی تھی لیکن اس نے انھیں ہونے بھی نہیں دیا وہ کہتا تھا اس کے بابا نہیں ہے تو ہیر کے ابو کو دیکھ کر اسے اپنے بابا یاد آ گئے تو وہ اپنے بابا سمجھ کر یہ سب کر رہا ہے اور جب سے بابا ہوسپیٹل سے ڈیسچارج ہو کر گھر آئے تھے تب وہ روز کے بجائے جمعہ کو آتا تھا اور آج ہیر کو یاد آیا جمعہ ہی

ہے وہ بھول کیسے گئی اس نے دروازہ کھولا جہاں سفید شلوار قمیض میں آنکھوں پہ کلاسس

پہنے ہاتھ میں ڈھیر سارے شاپر پکڑے وہ ہینڈ سم غازی تھا۔

"السلام و علیکم!"

ہیر کی محیوت کو اپنی دلکش آواز سے توڑتے ہوئے وہ ہولے سے مسکرایا۔

و علیکم و سلام۔"

وہ اتنی دھیمے آواز پہ سر جھکا کر بولی کے غازی بامشکل ہی سُن پایا۔

"کیا میں اندر آسکتا ہوں؟“

"جی جی۔۔"

وہ نجانے گھبرا کیوں رہی تھی۔ غازی نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"آپ سائڈ پہ ہو گی تو میں اندر آؤں گا۔"

بات انتہائی سادے الفاظ اور سادے لہجے میں کہے گئی تھی لیکن پتا نہیں کیوں ہیر کے

چہرے سے دھواں نکلنے لگا۔

"جی سوری!"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ اندر آ چکا تھا اس کی کلون کی خشبو چاروں طرف مہکنے لگی۔

"انکل اُٹھے ہوئے نا؟"

وہ اس کے پیچھے آ رہی تھی جب وہ ہلکہ سا مڑ کر بولا:

"جی جی بابا اُٹھے ہیں۔"

وہ آہستگی سے بولی اور نظریں جھکائی ہوئی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی ان ہری

آنکھوں کو اپنے اوپر مرکوز ہوتا دیکھے۔

"طبیعت کیسے ہے ان کی۔"

وہ گفتگو کو طویل کرنا چارہا تھا ہیر آگے سے جواب دیتی کہ مسز علی "کون ہے ہیر" کہتی

ہوئی آئی اور پھر خود ہی بولی "غازی ہو گا" اور غازی کو دیکھتے ہی مسکرا پڑی غازی سلام

کرتے ہوئے جھک گیا کہ وہ آرام سے اس کی پیٹھ تھپک کر اس کا کندھا چومے وہ ماں

صدقے ماں واری ہو گئی اس نیک اور خوب سیرت جوان لڑکے کو وہ بہت ہی جلد ان کے

دلوں میں گھس چکا تھا اور سب کو خود ہی نہیں پتا چلا تھا کے وہ ایک ہفتے پہلے بالکل

اجنبی ہی تھا، انسان اگر اپنا رویے میں نرمی اور مٹھاس رکھے تو کوئی بھی آپ کا اسیر

ہو سکتا ہے چاہیے وہ سخت دل کا ہی کیوں نہ ہو اس کا دل ایک نہ ایک دن نرم رویے

سے پگھل جاتا ہے اور یہی چیز غازی نے کی تھی۔

"بہت اچھا کیا اس وقت آ گئے میں کب سے انتظار میں تھی کہ غازی آئے گا آج جمعہ

ہے نا آؤ علی آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

ہیر کو اشارہ کیا کے کچن میں جائے اور کولڈ ڈرنک کا انتظام کرے

وہ اندر آیا تو علی صاحب جو موبائل فون پہ مصروف تھے غازی کو دیکھ کر ان کے چہرے

پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

غازی آگے بڑھنے لگا پھر احساس ہوا ابھی تک شاپر اس نے پکڑے ہوئے تھے۔

"او سوری آنٹی یہ لے۔"

اس نے مڑ کر آنٹی کو دیں۔

"بیٹا بس بھی کر دو اتنا تکلف۔"

غازی نے منہ بنایا۔

"بیٹا بھی کہتی ہیں اور تکلف کی بات ناٹ فیر آنٹی چلے پکڑیے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

اس نے گویا بات ہی ختم کر دیں۔

ہیر اندر آئی اور اس نے جوس سے بھرا گلاس پیش کیا غازی نے اب اسے نہیں دیکھا تھا

وہ اتنا لحاظ کرتا تھا کہ وہ اس کے ماں باپ کے سامنے نہ دیکھے۔''تھینک یو'' کہہ کر انکل

کی طرف متوجہ ہوا جو فون بند کر کے اب مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔

"آج بہت دیر کر دی تھی آپ نے بیٹا۔"

"بس انکل معذرت جمعے کی نماز کے بعد آفس میں مجھے ایک کام تھا وہ کام نمٹا کر پھر

سیدھا بازار گیا اور کچھ دُکانیں پتا ہے جمعے کو بند ہوتی ہیں اس لیے مال جانا پڑا۔مال میں

ٹائم لگ گیا اور اب آپ کے سامنے ہوں۔"

"ماشاﷲ! اللہ آپ کو خوش رکھے۔حمرا باتیں تو ہوتی رہے گی زرا بیٹے کے لیے کچھ

کھانے کا انتظام کریں بیٹا میں نے ابھی دوائی کھائی تو مجھے ہلکی سی گنودگی محسوس ہو رہی

ہے اگر آپ۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے ہچکچائیں۔

"ارے انکل ریلکس میں چلتا ہوں بس آپ سے ملنے آیا تھا۔اب آپ آرام کریں۔"

"ارے بیٹا کھانا تو کھا کر جاو میں نے ابھی تمھارے لیے قورمہ اور پلاؤ بنایا ہے پتا تھا آو

گے۔۔"

"ارے آنٹی اس کی کیا ضرورت تھی۔"

"لو جی خود کہتے ہو بیٹا ہوں کیسے تکلف اب خود تکلف کر رہے ہو چلو شاباش ہیر پلیٹیں

لگا کر آؤ۔"

ہیر اسے ہی دیکھ رہی تھی امی کے بے ساختہ کہنے پر اپنی نظریں بدلی۔

"جی امی۔"

وہ اس مڑ کر چلی گئی جبکہ وہ بھی اٹھتا ہوا انٹی کی تقلید میں کمرے سے نکلا۔

※※※※※※※※※※※※※※※※

وہ دیکھ رہی تھی وہ سفید فراک میں ملبوس نروس سی لیکن ہاتھوں میں ریپر کو کھولتی سر

جھکائے بنا صحیح سے جھلک دکھایے سب کچھ دکھا چکی تھی۔ کیا نہیں اس تصویر میں۔ خوشی

،اشتیاق، گھبراہٹ، عجیب سی در آنے والی نمی بے شک کسی کو نہ پتا چل رہا ہو لیکن ہیر

کو پتا تھا وہ اس وقت کیا محسوس کر رہی تھی اور اسے لگا تصویر کو دیکھ وہ اُدھر ہی چلی گئی

CLASSICURDUMATERIAL

ہو کاش وہ پل واپس آجائے اور وہ انھیں خوش پل کو اپنے ہاتھوں سے مٹادے لیکن

غازی کا ہی کہنا تھا ایک بار جو چیز لکھی جا چکی ہوتی ہے تو وہ وہ ہو کر ہی رہتی اور لکھی

کو کون ٹال یا مٹا سکتا ہے۔

"آپی یہ ہے میرا پیانو ڈیڈی لائے میرے لیے پہلے تو خود بجانے کی کوشش کی پر انھیں تو

آتا ہی نہیں ہی ہی فنی طریقے سے اس کو بجا رہے تھے۔"

زینی کی آواز سے وہ ہوش کی دُنیا میں ایک بار پھر واپس آئی اس نے مڑ کر خشمگیں

نظروں سے غازی کو دیکھا جو فوراً نظر پھیر کر زینی کو دیکھنے لگا۔

"ناٹ فیر زینی پاپا کا مذاق اُڑاتی ہو پاپا ہی تو لائے آپ کی فیورٹ ٹیچر اچھا انکل فرید سے

کہو آپ کی آپی کے لیے جوس لائے کب سے آئی ہوئی ہیں۔"

ہیر اس سے پہلے زینی کو روکتی وہ" اوکے "پاپا کہہ کر یہاں سے بھاگی۔

غازی نے مڑ کر ہیر کو دیکھا جو سُرخ چہرہ لیے اسی کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

"پوچھ سکتی ہوں ایک شادی شدہ اور بچی کا باپ ہوتے ہوئے کسی غیر عورت کی تصویر

اپنے گھر پہ لگانے کا کوئی جواز ہے؟"

لہجہ بے پناہ کاٹ دار تھا۔

"کیسی ہو رانجھی!

وہ نرمی سے لیکن تھکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ڈونٹ خبردار آپ نے مجھے اس نام سے پکارا مسٹر غازی ورنہ آپ کی بیٹی کی موجودگی کا

لحاظ نہیں کروں گی۔"

"تو یہاں کیوں آئی ہو یہاں سے بھاگ کیوں نہیں گئی اگر اتنا زہر لگتا ہوں۔"

وہ تھوڑا سا چل کر اس کے سامنے آیا۔

"زہر! آپ مجھے کچھ نہیں لگتے اور رہی بات اتنی دیر سے رہنے کی میری مجبوری ہے اور

وہ مجبوری میری ماں ہے جو دن بادن موت کے قریب آتی جا رہی ہے لیکن کم پیسے کے

خاطر خاموش ہے بابا کو کھونے کے بعد اب میں امی کو نہیں کھو سکتی۔"

بولتے ہوے اس کی آواز بھرا گئی غازی کے چہرے پہ پریشانی آ گئی۔

"آنٹی کیسی ہے کیا ہوا ہے انھیں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ اب مزید قریب آیا اور اس کے کندھے کو پکڑنے لگا کہ ہیر نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور

اس سے پہلے وہ غازی کی طبیعت صاف کرتی زینی بھاگتے ہوئے آئی۔

"بابا انکل نے کہا ہے کھانا لگا دیا ہے آپ اور آپی آجائیں۔"

"سر مجھے کوئی ٹائیم بتا دیں کہ کب سے کام شروع کروں؟۔"

وہ اب اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔

"آج مجھے کسی کام سے جانا ہے زینی بھی میرے ساتھ جائے گی اس

۔کل سے آپ جوائن کر لیجیے گا چار گھنٹے کی کلاس ہو گی۔"

اس نے جھٹکے سے سر اُٹھایا وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اپنی بیٹی کی

موجودگی کا فائدہ اُٹھا رہا ہو۔

"دو گھنٹے ! ٹھیک ہے چلتی ہوں اللہ حافظ !"

وہ کہہ کر جانے لگے جب زینی شروع ہو گئی۔

"آپی پلیز تھوڑی دیر تو روکے نا۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ چلتے ہوئے ہیر سے لپٹ گئی۔

"جی مس ہیرا اگر زینی اصرار کر رہی ہے تو رُک نا۔"

وہ شرارت سے بولا وہ اسے اگنور کر کے جھکتے ہوئے زینی کے گال چھوئے۔

"زینب! ابھی میری ماما کو کھانا دینا ہے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتے نا۔اس لئے مجھے

جانا ہوگا

زینی مان گئی۔

"ٹھیک ہے آپی۔"

"تھینک یو سویٹی میں کل آوں گی۔"

⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂

وہ بیٹھی کوئی ناول پڑھ رہی تھی جب ڈور بیل ہوئی امی بابا کو ڈاکٹر کے پاس چیک آپ

کروانے کے لیے گئی تھی ابھی تو گئے تھے جلدی واپس آ گئے لگتا ہے کوئی چیز رہ گئی ہو گی

وہ سیدھا چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی اور بنا پوچھے ہی دروازہ کھول دیا دیکھا تو

CLASSICURDUMATERIAL

غازی کو دیکھ کر وہ پہلی حیرت سے دیکھنے لگی پھر اسے ڈھیروں شرم آئی اس نے جلدی

سے دوپٹہ پھیلایا اور سر پہ اوڑھا

"آآآپ۔"

"السلام و علیکم۔"

وہ گرے سوٹ میں ملبوس سے ہلکی شیو میں چھایا ہوا اس سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"بابا نہیں ہے۔"

وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔

"اچھا انکل کدھر ہے؟"

"بابا ہوسپٹل چیک آپ کے لیے۔ آپ جمعے کو نہیں آتے تھے؟"

وہ اب اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"جی آپ کو یاد ہے میں کب کب آتا ہوں۔"

"یاد کیسے نہیں ہو گا میں تو انتظار۔۔۔۔"

اس نے لب کو تیزی سے دبائے یہ کیا کہنے جا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

وہ اپنے ہنسی نہیں روک پایا۔

"اچھا صرف میں ہی نہیں جسے جمعے کا شدت سے انتظار ہوتا ہے۔"

وہ اب اپنی گلاسس اُتار کر اپنی ہری آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا ہیر کا چہرہ سُرخ ہو گیا پھر

اسے یاد آیا پریشر کُکر کو بند تو کرنا بھول گئی۔

"ہائے اللہ"

وہ اپنے سر پہ ہاتھ مار کر تیزی سے کچن کی طرف بھاگی۔

غازی بھی اس کے پیچھے آیا اور شُکر ہے آگیا ورنہ ہیر کا تو نقصان ہو جانا تھا وہ جیسے آئی

پریش کُکر پھٹا اس نے چیخ ماری جب کسی نے اس کا بازو پکڑ کر تیزی سے کھینچا سر اس

کے سینے سے جا کر ٹکرایا دل تیزی سے دھڑکنے لگا جسم کانپنے لگا غازی نے پہلے کچن کی

طرف دیکھا پھر چہرہ موڑ کر ہیر کو دیکھا جو گھبرا گئی تھی۔

"شُکر ہے میں آگیا ورنہ پتا نہیں کیا ہو جاتا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شُکر ہیر ریلکس ٹھیک ہے

آپ؟"

اس نے ہیر کو الگ کر کر اس کا سفید چہرہ دیکھا۔ وہ کچھ نہ بول سکی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کچھ نہیں ہوا ہو جاتا ہے لیکن آئیندہ احتیاط کیجیے گا وہ تو شکر ہے آج میں آ گیا ورنہ پتا

نہیں کیا ہو جاتا۔"

"ابھی امی ڈانٹے گی دیکھیں کیا حال ہو گیا کچن کا۔"

ڈر اور پریشانی کی مارے بھول گئی کہ غازی اس کے اتنے قریب تھا۔

"فکر نہ کریں ان کے آنے سے پہلے صاف ہو جائے گا۔"

وہ اب ہیر کا بازو چھوڑ کر سیدھا کولر کے پاس گیا اور گلاس اُٹھا کر پانی ڈالا اور ہیر کو

دیا۔ ہیر کے ہاتھ ابھی تک کانپ رہے تھے۔ اس سے گلاس بھی نہیں پکڑا جا رہا تھا۔

"اچھا بیٹھ جائے یہ نہ ہوں گھبراہٹ سے گر ہی نہ جائے۔"

وہ اسے اشارہ کرتے ہوئے بولا ہیر بیٹھ گئی اور گھونٹ لینے لگی اور غازی اسے دیکھ رہا تھا

جو وائٹ قمیض اور پنک پرنٹٹ شلوار کے ساتھ سادہ سا وائٹ دوپٹہ جواب اس کے سر

سے پسھل گیا تھا جس سے اس کے لائٹ براون بال جس کی لٹی اس کے چہرے پہ آ گئی

دلکش لگ رہی تھی۔ غازی ان لٹ کو اپنی انگلی پہ لپیٹنا چاہتا تھا اپنی دل کی خواہش پر وہ

جنجھلایا اس کیا ہو گیا وہ کب اتنا بے اختیار ہوا نظر پھیر لی کیونکہ وہ یہ حق کم سے کم

ابھی نہیں رکھتا تھا۔

کچن سے جلنے کی سمیل اب یہاں تک پھیل چکی تھی کہ غازی کو اپنے ناک پہ ہاتھ رکھنا

پڑا۔

"اب تو امی مار دیں گی یہ کیا کر دیا میں نے۔"

اب اسے نئی پریشانی سوار ہوئی۔

"ارے آپ اتنا پریشان کیوں ہوتی ہے ہر چیز کو سر پہ سوار نہیں کرنا چاہیے۔"

"آپ کو نہیں پتا جب امی کے جوتے پڑیں نا تب آپ کو پتا چلے۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"اچھا جوتے مجھے تو ہینگر تک پڑے ہے اور خدا کی قسم جوتی پھر ٹھیک تھے لیکن ہینگر اللہ

معاف کرے کسی دُشمن کو بھی نہ پڑے۔"

ہیر پہلے اسے دیکھتی رہی پھر اس کی ہنسی چھوٹ گئی غازی کو لگا جیسے کوئی میوزک بج اُٹھا

تھا جو دماغ کو پُرسکون کر دیتا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اللہ آپ امیروں کو مار بھی پڑتی تھی۔"

"جی ایسی ویسی اور سزائیں آپ لوگ تو پھر لکی ہیں خیر کچن کی بات کریں کیا آپ کے پاس کوئی ہارپک اور کوئی الکلیز وغیرہ ہے۔"

وہ اب اپنا کوٹ اُتارتے ہوئے کہنے لگا ہیر چونکی۔

"کیوں آپ کیا کریں گے اس کا۔"

"میں اس کا سالن بناؤ گا آف کورس کچن صاف کروں گا۔" وہ اب ٹائی اُتار کر اپنے کف لنکس کھول رہا تھا اور سلیوز مڑورنے لگا ہیر کی نظر اس کی رولکس پہ پڑی جواب اتار رہا تھا وہ گھڑی اور گاڑی کے ساتھ اتنے مہنگے کپڑے دیکھ کر بتا سکتی تھی وہ کتنا پیسے والا ہے لیکن اتنی سادگی اسے کوئی پرواہ نہیں تھا وہ کیا ہے اور وہ اب اس کے ساتھ کچن صاف کرے گا۔

"کیا ہوا مس رانجھی ویسے ہیر کیا آپ کی مدر نے ان کی سٹوری سے انسپائرڈ ہو کر رکھا تھا۔"

وہ سوچ سے نکلی جواب کھڑا اس کا منتظر تھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میرا نام میری نانی نے رکھا ان کو پسند تھا۔"

"اچھا یعنی نانی کی پسند تھی گُڈ اب زرا دیں ورنہ آپ کی امی آجائے گی پھر جوتے وہ

میرے سامنے اچھا تو نہیں لگے گا۔"

وہ شرارت سے بولا ہیر نے اسے گھورا۔

"ایسی بھی بات نہیں ہے۔"

"تو کیسی بات ہے۔"

وہ پُر شوق نظروں سے دیکھ رہا تھا ہیر سپٹا گئی۔

"میں کیمیکل لاتی ہوں۔"

وہ تیزی سے وہاں سے بھاگی غازی ہنسنے لگا۔

"کیسے رہا سب ؟ ٹھیک تھا ناماحول مجھے تو دھڑ کا لگا رہا تھا پتا نہیں کیسے لوگ ہو گے لیکن

تمھارے چہرے سے لگ رہا ہے سب ٹھیک تھا۔"

CLASSICURDUMATERIAL

گھر آئی تھی تو امی سو رہی تھی وہ واش روم میں جا کر شاور لیتے خوب روئی اتنا کہ کوئی حد

نہیں جس کا انتظار کیا وہ خود انتظار نہ کر سکا اگر نہیں کر سکتا تھا تو لٹکایا کیوں آخر کیوں؟

کیوں کہہ گیا وہ آئے گا وہ کیوں نہ آیا اور جب قسمت نے اس کی شکل دکھادی تھی تو

کسی کا شوہر کسی کے باپ کے روپ میں ہی کیوں!! ہیر شدت پسند تھی اس کا کہنا تھا

جیسے وہ ہے ویسا ہی اس کا ہم سفر ہونا چاہیے تو جس سے محبت کی تھی تو وہ ایسا کیوں

نہیں ہے جیسی وہ تھی۔غازی ایسا پانچ سال پہلے تھا پر اب نہیں زینی نے بتایا تھا جب وہ

پیدا ہوئی تھی تو اس کی ماما کی ڈیتھ ہو گئی۔

ہیر کو دُکھ تو بہت ہوا تھا لیکن وہ اس بات کا اظہار نہیں کر پائی تھی کیونکہ غازی سر پہ

کھڑا تھا وہ واش روم سے باہر نکلی کپڑے تبدیل کیے اور سر درد کی گولی کھا کر سو گئی

تھوڑی ہی دیر وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی جب اس کسی کا شفقت بھرا ہاتھ اپنے

چہرے پہ محسوس ہوا امی اس کے چہرے پہ کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھی۔

"کیسا رہا میری جان!"

ہیر نے سر اثبات میں ہلایا اور مندی مندی آنکھوں کو مسلتے ہوئے اُٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ٹائیم کیا ہوا ہے؟"

"سات بج گئے ہے لیٹی رہو آج منزہ کھانا بنا کر چلی گئی یہ لو صبح سے پتا نہیں کچھ کھایا

ہو گا کہ نہیں۔"

"سات بج گئے مجھے اُٹھا لیا ہوتا امی۔"

ہیر نے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹا اور انھیں دیکھا جب وہ ٹرے سامنے رکھ

کر پوچھنے لگی۔

وہ پھر تسلی دے کر سب بتانے لگی۔

"چلو میری بچی کے شوق کا کچھ تو فائدہ ہوا اللہ تمھیں کامیاب کرے میری بچی اچھا پر سو

تیار ہو جانا کچھ لوگ آرہے ہیں۔"

"کون لوگ!"

وہ نوالہ لیتے ہوئے چونکی۔

"لڑکا بینک۔۔۔۔"

"امی پلیز!!!"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ تیزی سے بولی اور پکڑا ہوا لقمہ واپس پھٹک کر رکھا۔

"میں آپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر کہی نہیں جاوں گی۔"

"سب جاتے ہیں ہیر تم کوئی انھوکی نہیں ہو اور سب کی مائیں اکیلی رہ لیتی ہے۔"

امی ناگواری سے بولی۔

"لیکن سب کی ماوں کو ٹیومر نہیں ہے امی میرے زبان میں کیوں نہیں چھالے پڑ جاتے

جو ابھی یہ لفظ کہا کیوں مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں تکلیف دے لفظ اپنے لبوں پہ لاوں

۔کیوں مجھے بولنے پے مجبور کرتی ہے امی میں کمزور نہیں ہونا چاہتی اس لیے پلیز کوئی بھی

رشتہ آئے فوراًانکار کردیں ورنہ اگر آپ اپنی ضد میں ڈٹی رہی میں اپنی کسی روڈ پہ جاں

دے دوں گی۔"

وہ رونے شروع ہو گئی اندر کا درد باہر آیا امی کو فرسٹ سٹیج کینسر تھا ان کو بھی پتا تھا

لیکن انہوں نے ہیر کو نہیں بتایا ڈاکٹرز کا کہنا تھا مسلسل دوائیوں سے وہ ٹھیک ہو جائے گی

لیکن پھر بھی کینسر زدہ الفاظ سُن کر اچھے سے اچھا بندہ کانپ جاتا ہے اور اس کی کیا

حالت ہوتی ہے جس پہ یہ سب گزرتی ہے۔

"ہیر!"

امی دھل کر اسے اپنے ساتھ لگایا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"بس میری بچی میں ٹھیک ہوں۔مجھے کچھ نہیں ہو گا ابھی دیکھنا تمھاری شادی کرواوں گی

پھر تمھاری ساتھ حج کرنے جاوں گی پھر تمھارے بچے اپنی گود میں کھیلاوں گی تم فکر

مت کرو۔"

وہ اپنا سارے درد بھلائے ہیر کو چُپ کروانے میں مصروف تھی اور ہیر کا رورو کر بُرا

حال ہو رہا تھا زندگی نے پہلے اتنے زخم دیے تھے مزید زخم وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

※※※※※※※※※

وقت کے ساتھ ساتھ غازی اور ہیر کے دل میں محبت کی

شدت بڑھتی جا رہی تھی لیکن انہوں نے ایک دوسرے سے اظہار بالکل نہیں کیا تھا وہ

جانتے تھے مناسب وقت میں وہ ایک دوسرے کے ہو جائے گی وجہ غازی کی ہیر کے گھر

کی ساتھ کلوزنس اور دوسرا غازی اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور مسز علوی کو بھی بیٹے

کی خواہش پتا تھی اور ہیر کی تصویر بھی انہوں نے دیکھی تھی اور غازی کو اوکے کر دیا تھا

لیکن غازی نے فلحال رشتے سے روکا کیونکہ ہیر ابھی چھوٹی تھی۔ابھی ابھی اس کا یونی ورسٹی میں داخلہ ہوا تھا غازی اس کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا جب وہ اس کی ہوئی تو دُنیا کی کوئی طاقت اس کا ہونے سے نہیں روک سکتی تھی اسی طرح وقت گزرتا گیا اور ہیر بیٹھی اپنی آخری پیپر کی تیاری کر رہی تھی تو اپنے ساتھ پڑے موبائل کی آواز پہ چونکی اس نے سر اُٹھایا۔

"ہائے اس وقت کون منحوس ہے۔"

وہ خود سے بڑبڑائی۔

"ہلیو!"

"ہلیو نہیں السلام وعلیکم مس رانجھی۔"

غازی کی خوبصورت بھاری آواز پر ہیر کا ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔

"آ آ آپ۔"

وہ ہکلا کر بولی۔

"جج جی میں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ بھی اسی کی انداز میں بولا۔

"آپ کو میرا نمبر۔۔"

"آنٹی نے دیا تبھی آپ سے بات کر رہا ہوں۔"

وہ پوچھنے لگی جب غازی نے جلدی سے جواب دیا کہ اس کا منہ حیرت سے کھلا۔

"امی نے کیوں امی بھلا ایسے کیسے کر سکتی ہیں۔"

"اچھا آپ اس باتوں کو چھوڑے اس وقت آپ لان کی طرف آئے جہاں پہ پلنگ پڑا ہوا

ہے۔"

"ہائے اللہ آپ وہاں ہے کیا؟"

"ارے چیخے نہیں میرے معصوم کان کے پردے پھٹ جائے گے۔"

"غازی پلیز چلے جائے اگر آپ وہاں ہے تو۔"

غازی کے چہرے پہ بھرپور مسکراہٹ آگئی۔

"نہیں آیا مس رانجھی بس وہاں آجائے۔"

ہیر فون پکڑ کر باہر آئی اور دبے قدموں سے لان کے پچھلی سائڈ کی طرف گئی کیونکہ

فرنٹ میں امی ابو کا کمرہ تھا وہ وہاں پہنچی اسے پتا نہیں کیوں لگ رہا تھا جیسے غازی جھوٹ

بول رہا ہے ڈرتے ڈرتے وہ پلنگ کی طرف آئی سدا شُکر وہ وہاں نہیں تھا اس نے دیکھا

وہاں ریڈ پیکٹ پڑا ہوا تھا وہ اس کی طرف بڑھی۔

"یہ پیکٹ آپ نے رکھا ہے۔"

وہ فون پہ موجود غازی کو بولی۔

"نہیں میرے فرشتوں نے۔"

"آپ ہمیشہ الٹی بات کیوں کرتے ہیں۔"

"کیونکہ سیدھی باتیں آپ کو سمجھ نہیں آتی۔"

"خیر بارہ بجنے میں دس سکینڈ رہ گئے جلدی سے کھولے میں آپ کو وِش کروں۔"

"کس چیز کے لیے؟"

"مس رانجھی آج میری پھوپھو کی انویرسری ہے اس کے لیے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اُف ! "

اس نے فون بند کر دیا اور پلنگ پر بیٹھ کر گفٹ کی طرف بڑھی یہاں پہ سائڈ لائٹ آن تھی جس سے اس کا چہرہ واضع نظر آ رہا تھا۔

اس نے گفٹ کا ریپر کھولنا شروع کر دیا یہ نہیں پتا تھا کوئی اس کی تصویر لے چکا تھا۔

اس نے اپنے بال پیچھے کیے اور گفٹ کھولا اس نے دیکھا ایک ریڈ ولویٹ کا ڈبہ پڑا ہوا تھا اس ڈبے کو کھولا شیشے کا خوبصورت گلوب جس کو دیکھ کر اس کا منہ واو کی صورت میں نکلا کیونکہ اس گلوب کے اندر وہ وائٹ فیری ,وائٹ پیانو بجا رہی تھی اس سے نے ایک بٹن دیکھا لیکن کچھ سوچتے ہوے وہ جلدی سے کمرے کی طرف بڑھی اور دروازہ بند کر دیا کے اچانک میسج کی ٹیون بجی اس نے دیکھا۔

"ہپی برتھ ڈے رانجھی !"

ایک سمائیل ایموجی کے ساتھ غازی نے اس وِش کیا ہیر نے مسکراتے ہوئے میسج پڑھا اور پھر تھینک یو کا ٹیکسٹ سینڈ کر اس گلوب کو دیکھنے لگی۔

※※※※※※※※※

"اس کو ایسے بجاو ہاں یہ اینڈ والی کیز کو چھوٹی والی فنگر رکھ اور اور یہ بیچ والی کیز کو مڈل فنگر سے ایک ساتھ دباو۔"

آج اس کا تیسرا دن تھا اپنے کام میں غازی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تو وہ اسے بُری طرح اگنور کرکے یا پھر سخت نظروں سے دیکھ کر چُپ کرا دیتی سدا شُکر کے آج کے دن وہ آفس تھا۔

"آپی ایسے۔"

وہ دو دفعہ ایسے کر کے ہیر سے پوچھنے لگی۔

"ہاں لیکن ٹیون کو منٹین کرنے کے لیے اپنے سیدھے ہاتھ سے ڈی میجر سکیل کو دبانا ہے ایسے۔"

ہیر نے اس کی انگلی تھام کر اس کی کو دبوایا اس کی آواز کمرے میں گونجی۔

"واو کتنی مزے کی ٹیون بنی۔"

"آپ تو اتنی انٹیلیجنٹ ہو بہت جلد سیکھ جاو گی۔"

ہیر نے زینب کے بال سہلائے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپی ویسے آپ بجائے نا کوئی مزے کی ساؤنڈ۔"

زینب کا لیسن ختم ہونے والا تھا تب آخر میں وہ ہیر سے بولی

"میں !"

"جی آپ !"

غازی گھر پہ موجود نہیں تھا اس لیے وہ مان گئی اور اس گانے کی ٹیون بجانے لگی جو اس

کا ال ٹائم فیورٹ تھا۔

"ہیر ہیر نہ اکھو آڈیو

میں تے سہیبان ہوئی

گھوڑی لے کے آوے لیے جائے

گھوڑی لے کے آوے لیے جائے

او مینو لیے جائے مرزا کوئی

لیے جائے مرزا کوئی

لیے جائے مرزا کوئی

CLASSICURDUMATERIAL

ہیر ہیر نہ اکھو آڈیو

میں تے سہیبان ہوئی

گھوڑی لیے کے آوے لیے جائے۔"

اس دُھن میں وہ ماضی میں چلی گئی جہاں سے اس کا پہلا امتحان شروع ہوا تھا۔

****

وہ یونی سے واپس آئی تو دیکھا بابا ایسے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے اور امی ساتھ بیٹھی

سبزی کاٹ رہی تھی۔

"السلام و علیکم۔"

"وعلیکم وسلام آج تم بہت جلدی آگئی۔"

"جی بس کلاس ایک تھی۔"

وہ بابا کے ساتھ بیٹھ گئی بابا نے مسکراتے ہوئے جھک کر اس کی پیشانی چوم لی۔

"پیپر کب سے ہے؟“

"اللہ ابو! پیپر کا نام ہی نہ لے ابھی سے خوف آنے لگ جاتا ہے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

ابو ہنس پڑے۔

"اچھا بابا نہیں لیتا جاو پانی پی آو گرمی تھی باہر۔"

وہ سر ہلاتے ہوئے اُٹھی اور کچن کی طرف بڑھی۔

اچانک فون آیا دیکھا تو غازی کا تھا غازی سے اس کی فون پہ بات چیت ہونے لگی تھی

فضول تو نہیں لیکن دن کیسا رہا ایک دوسرے کا حال احوال پوچھتے امی ابو کا پوچھ کر فون

بند کر دیتے۔ ہیر مسکرائی

"تو آپ لندن سے واپس آ گئے۔"

وہ شربت کا گلاس لیکر کمرے کی طرف بڑھی تب اس نے کال کرتے ہوئے کہا۔

"بندہ پہلے سلام کر لیتا ہے۔"

غازی ہنستے ہوئے بولا۔

"او سوری السلام و علیکم!"

" ولیکم وسلام ہاں آج صبح آیا ہوں تم کیسی ہو۔"

"اللہ کا شکر ابھی یونی سے واپس آئی ہوں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ دونوں باتوں میں مصروف ہو گئے کہ اچانک غازی بول اُٹھا۔

"ہیر!"

"جی؟"

"وہ میں امی کو۔۔۔"

"علی!!"

امی کی چیخ پر ہیر اچھلی۔

"ہیر کیا ہوا!"

غازی نے بھی چیخ سُنی تھی۔

ہیر تیزی سے اُٹھ کر گئی تو اِدھر کا منظر بھی دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی تھی ابو کا

ساکت وجود جس کو امی جنجھوڑ کر چیخ رہی تھی ابو بھی تو ٹھیک تھے اچانک کیا ہوا؟

"ابو!!!"

****

ہیر کے ابو کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا معلوم نہیں کیا وجہ تھی ہیر اپنی امی کو سنبھال رہی تھی

جو غم سے نڈھال بیمار ہو گئی تھی۔

غازی نے ایک بیٹے کے سارے فرائض پورے کیے اور مسز علوی بھی ان کے گھر آتی

رہی ان کے غم میں بھرپور شریک تھی اسی طرح علی صاحب کا چالیسواں بھی ہو گیا اور

سب رشتے دار اپنے اپنے گھر کو چلے گئے اور آنا بھی بند کر دیا کے مبدا ماں بیٹی کا خرچہ

سنبھالنا نہ پڑ جائے ہیر کو کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ اس کے پاس غازی تھا اور غازی سے

بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

وہ بیٹھی امی کو سُلا کر باہر آئی جب دیکھا مسز علوی اور غازی بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

وہ ان کے پاس آئی غازی اس کو دیکھ کر ہولے سے مسکرایا۔

وہ جا کر مسز علوی کے پاس بیٹھی۔

"آپ کا بہت شکریہ آپ ہمارے گھر آتی رہی آنٹی میں آپ کی بہت احسان مند ہوں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

مسز علوی گرے شلوار قمیض میں ملبوس بہت ہی باوقار اور خوبصورت عورت تھی ان کے

دل میں غازی کی طرح امیروں والا غرور و تکبر شامل نہیں تھا کیونکہ شادی سے پہلے وہ

بھی ہیر کے طبقے سے تعلق رکھتی تھی ان چھوٹی سی معصوم سی ہیر بہت اچھی لگی تھی

"ارے خبردار احسان کی بات کی تم میری بیٹی جیسی ہو بلکہ مائیں احسان نہیں کرتی اپنے

بچوں پر سمجھی!"

انہوں نے بے حد پیار سے اس کا ماتھا چوما۔

غازی کے لیے یہ منظر بے حد دلچسپ تھا اور ہیر غازی کی نظریں پاتے ہی شرما اُٹھی۔

"میں آپ کے لیے کچھ لاتی ہوں۔"

"ارے نہیں بیٹا میں چلوں گی صبح گیارہ بجے میری لندن کی فلائٹ ہے میری بہن وہاں

رہتی اس کی حالت تھوڑی سیریس ہے غازی آتا رہے گا بالکل بے فکر ہو جاو اب تم ہماری

امانت ہو سمجھی۔"

وہ ہیر کا چہرہ تھپک کر بولی اور ہیر کو لگا اب اس کے اچھے دن آنے والے وہ اپنے رب

کا جتنا شُکر ادا کرتی کم تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

****

آج دو دن ہو گئے نہ غازی آیا نہ اس نے فون اُٹھایا حیرت کی بات ہے وہ پریشان سی

ہو گئی تھی امی بھی اس کا پوچھنے لگی لیکن ہیر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

اس نے سر جھٹک کر سوچا ضرور اپنے کام میں بزی ہو گے آج کل ویسے بھی پریشان بہت

لگ رہے تھے منہ سے بولا تو کچھ نہیں تھا لیکن کچھ دن کے بانسبت بہت ٹینز لگے معمولی

طور پہ نہ مسکرائے اور نہ زیادہ بولے۔

اسی طرح ہیر اپنے ٹیسٹ میں مصروف ہو گئی اور کہا آجائے گا اسی طرح ہفتہ سے زیادہ

گزر گیا نہ فون نہ کال پہ وہ پریشان ہو گئی۔آج بیٹھ کر اس نے ٹھان لیا وہ اس کال کر

کے رہی گی آخر چکر کیا ہے

بارہ دفعہ کال ملانے پر بھی جب کال مصول نہ ہوئی تو اس نے جنجھلا کر فون بیڈ پہ

پھینکا۔

"ایسے کوئی کرتا ہے اگر اتنے مصروف ہے بندہ اطلاع کردے۔بندے کو کم سے کم تسلی

توہو جائے، یا اللہ انھیں کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔تیرے منہ میں خاک ہیر یا اللہ غازی کو

اپنے حفاظ وایمان میں رکھنا۔"

دن مہینے میں گزر گئے نہ غازی کی کال آئی نہ غازی آیا امی بھی اب باقائدہ پریشان ہو گئی۔

ہیر نے سوچا اس کی امی کو کال کرتے ہیں لیکن وہ بھی بند اس نے فیصلہ کیا وہ غازی کے

گھر جائے گی اسے سے پوچھے گی محبت اور وعدے کر گئے تم کہاں چلے گئے ہو تم کہاں

غائب ہو گئے ہو وہ یونی کا بہانہ کر کے اس کے گھر آئی پتا لگا وہ یہ گھر چھوڑ چکے ہیں اور

وہ دن قیامت سے کم نہیں تھا ہیر کے لیے ایسے کیسے وہ چھوڑ سکتا ہے اسے اپنا نام اس

کے دل پہ نقش کر کے وہ کیسے منظر سے غائب ہو سکتا سُنسناں سڑک پہ چلتے اس کا دل

تڑپ اُٹھا جبکہ آنکھوں سے گرم سیال نکلنے کے بجائے بالکل خُشک تھا۔بڑی مشکلوں سے گھر

پہنچی امی کھانا بنا رہی تھی کچن میں انھیں اگنور کے وہ کمرے میں آئی اور بستر پہ گر کر

تکیہ میں منہ دیے رونے لگی غازی اس کا غازی آخر کہاں چلا گیا ہے وہ اسے ایسے کیسے

چھوڑ سکتا ہے نہیں وہ آئے گا ضرور آئے گا وہ اس کا انتظار کرے گی چاہے کچھ بھی

ہو جائے جب وہ اس کی امانت ہے تو وہ کسی کو بھی اس امانت میں خیانت نہیں کرنے

دے گی پھر اوپر سے دوسری مصیبت کرائے دار والوں نے گھر خالی کرنے کو کہہ دیا

جس سے ہیر اور امی سُنتے ہی پریشان ہو گئی اور مسلے کا حل ڈھونڈنے لگے۔

حل یہ نکلا کے ہیر کی کا نانی گھر لاہور میں تھا جو بہت عرصے سے نانی کی وفات پہ بند

تھا اور ہیر کے ماموں جو امی کے چچازاد تھے باہر آسٹریلیا میں ہوتے تھے ماموں سے

بات کی تو انہوں نے کہا وہ آرام سے وہاں جائے وہاں ان کے بہنوئی انھیں گھر کی چابی

دیں دے گے۔ہیر کو لگا وہ چلی جائے گی تو غازی اگر آیا اور اسے ہیر یہاں پہ نہ ملی

لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔غازی کی یاد دل میں لیے وہ لاہور شفٹ ہو گئی اور اسی طرح

چار سال بیت گئے جہاں اس کی اتنے سالوں انتظار کرنے کے بعد ملا بھی تو ایک بچی کے

باپ کے روپ میں۔

****

وہ ٹیون ختم کر چکی تھی جب اچانک کسی کی تالی کی آواز پہ اس نے موڑ کر دیکھا غازی

بلیک سوٹ میں ملبوس مسکراتا ہوا تالی بجا رہا تھا۔

"پاپا آ گئے!"

زینی بھاگتی ہوئی آئی اور غازی سے جا کر لپٹ گئی۔

غازی نے اسے اُٹھایا اور زینی کے گال چوم کر ہیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"آپ کے آپی تو بہت زبردست پیانو بجاتی ہیں ماننا پڑے گا کیوں نہ اس خوشی میں ہم لنچ کرنے چلے۔"

"یس پاپا کیا آپی ہمارے ساتھ جائے گی۔"

"آف کورس آپی میں اور آپ چلے گے۔ آخر وہ اتنی اچھی چیز سیکھا رہی ہے آپ کو۔ ٹریٹ بنتی ہے ان کی۔"

"اپنی بیٹی کا استعمال مجھ پہ مت ہی کرو غازی تو بہتر ہے۔"

وہ تیزی سے انگلش میں اس سے بولی۔

"میں کب کر رہا ہوں ویسے بھی لنچ کا ٹائیم ہو گیا ہے۔"

"میں لنچ اپنی امی کے ساتھ کرتی ہوں زینی میں چلتی ہوں ماما انتظار کر رہی ہو گی۔"

"آپی پلیز اس بار ہمارے ساتھ کر لیں۔"

زینی نے پہلی بار کہا۔

"سوری چندا میری ماما بیمار ہے نا تو انھیں خود کھانا دینا ہوتا ہے۔"

وہ اپنا پرس سنبھالتی ہوئی اُٹھی اور آگے بڑھی۔ فرش صفائی کے باعث سلپیری تھا جسے ہیر کا پیر پھسلتا اور وہ سیڑھیوں کے طرف گرتی لیکن دو مضبوط بازوں نے اس کو بچایا ہیر کا بیگ گر گیا غازی نے شُکر کا سانس لیا ہیر جس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا غازی کی خشبو محسوس کر کے وہ شرم کے مارے تیزی سے ہٹی اور اسے دھکا دیا۔

"مت ہاتھ لگاؤ مجھے۔"

وہ تیزی سے چیخی۔

"ہیر!"

"نہیں میں نے غلطی کی یہاں پر آ کر مجھے آنا نہیں چاہیے تھا۔"

وہ اپنا بیگ اُٹھانے لگی جب غازی نے اس کا ہاتھ پکڑا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی اور اس نے رکھ کر غازی کے منہ پہ تھپڑ مارا۔

"اپنی لمیٹس میں رہو غازی علوی!"

وہ غرائی۔

"آپی!"

زینی کی پریشانی زدہ آواز کو وہ اگنور کر کے بیگ اُٹھانے لگی جب سُرخ چہرہ لیے غازی نے

اسے کھینچ کر اپنے بازوں میں اُٹھایا اور سیدھا اپنے کمرے کی طرف لیکر گیا۔

"چھوڑو مجھے بد تمیز انسان چھوڑو۔"

وہ اسے چھوڑ کر کمرے کی طرف لیکر گیا اور بیڈ پہ گرایا۔

اور مڑ کر کمرے کے دروازے کو لاک لگانے لگا وہ اُٹھتے ہوئے اس کے پیچھے آئی اور اس

پر مکوں کی بارش کرنے لگی۔

" گھٹیا زلیل آدمی مجھے جانے دو تمھیں شرم نہیں آئی اپنی بیٹی کے سامنے مجھے اُٹھا کر

لے گئے۔"

وہ اسے مار رہی تھی اور رو بھی رہی تھی غازی نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے۔

"اور جو تم نے میری بیٹی کے سامنے مجھے تھپڑ مارا وہ کیا گری ہوئی حرکت نہیں تھی۔"

وہ بھی اتنے ہی غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"جو تم نے میرے ساتھ کیا وہی ڈیزرو کرتے ہو۔"

وہ نفرت سے ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہوتے ہوئے پھنکاری۔

"ایسا کیا کیا ہے میں نے ہیر کیا آپ ڈیٹیل میں بتانا پسند فرمائے گی

۔بولو ہیر۔"

"تمھارا انتظار کرتی رہی تم منظر سے ایک دم غائب ہو گئے فون بند گھر بند اپنے سارے

رابطے بند کر چکے تھے یہ تک نہیں سوچا کسی لڑکی کو محبت کے وعدے کر کے ایک دم

غائب ہونا کہاں کا انصاف ہے۔بولو غازی اس کے بعد خود شادی کر کے اپنی زندگی ہنسی

خوشی گزارنے لگے یہ نہیں جانا کوئی تمھارے لیے صرف تمھارے لیے ہر ایک شخص کو

ریجیکیٹ کرنے لگی کیونکہ وہ غازی کی امانت خود کو تصور کرنے لگی تھی لیکن پاگل تھی

غازی تو کبھی میرا تھا ہی نہیں میری طرح ان چھوا نہیں رہا وہ کسی اور کا لباس بن چکا

تھا اس لیے غازی اب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے پلیز مجھے جانے دو اپنی بیٹی کے سامنے

اپنا امیج مت خراب کرو۔"

وہ بھرائی آواز میں کہتے کہتے ایک دم سختی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

جبکہ غازی کا غصہ بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا اور وہ اپنی مسکراہٹ دبائے ہیر کو دیکھ رہا تھا

اچانک وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"توبہ کتنی فلمیں دیکھتی ہو اتنے ڈائیلو گز را نجھی۔"

وہ غصے سے کچھ بولنے لگی جب ہاتھ اُٹھائے اور پھر ہنسنے لگا۔

"چھوا ان چھوا لباس اُف ہیرا پنے نام کی ہو تم۔"

"ہنسنا بند کرو اور جانے دیں۔"

"اچھا سنو نہ میں شادی شدہ ہوں نہ ہی بچی کا باپ زینی میری بہن صالحہ کی بیٹی ہے۔"

"بہت اچھے مجھے حاصل کرنے کی چکر فضول سٹوری اپنالی آپ کی کوئی بہن نہیں تھی۔"

وہ تمسخرا ہنسی

" ہیر کوئی سٹوری نہیں یہ سچ ہے زینی واقعی میری بہن کی بیٹی ہے ہاں یہ ہے ہم نے

تمھیں اس کے بارے میں نہیں بتایا تھا کیونکہ اس نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ امی نہیں

چاہتی تھی لوگوں کی زبانیں جن سے وہ بھاگ کر آئی تھی شروع ہو جائیں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

"ہم سب لندن میں رہتے تھے صالحہ میرے سے دو سال بڑی تھی بہت ہی ضدی اور

ڈیڈ کی لاڈلی ڈیڈ اس کی ہر خواہش پوری کرتے مجال ہے جو ڈانٹا ہو اسے مجھے بڑی جیلسی

ہوتی کے بیٹا ہونے کے باوجود میری کوئی اہمیت نہیں تھی بہر حال اسی طرح ہم بڑے

ہو گئے اور صالحہ کو کوئی پسند آگیا اور وہ لڑکا کرسچن تھا ڈیڈ ہر بات مان سکتے تھے لیکن

صالحہ کی یہ بات نہیں ایک تو ہم سید فیملی سے بی لونگ کرتے تھے ہم سید فیملی سے باہر

کرنے کا نہیں سوچ سکتے کجا کے مزہب سے باہر ڈیڈ اور صالحہ کی بحث ہونے لگی ایک

دن ڈیڈی نے اسے تھپڑ مارا اور صالحہ اسی رات جیک کی ساتھ بھاگ گئی۔ ڈیڈ سے

صدمہ برداشت نہیں ہوا اور وہ اس دُنیا سے چلے گئے امی ڈیپریشن میں چلی گئی ہماری

کمیونٹی کے لوگ باتیں کرنے لگے اس لیے میرے فیصلے پہ میں اور امی یہاں آگئے اور

میں یہاں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بزنس کرنے لگا اتنی محنت کے بعد اللہ کے کرم

سے ترقی اور کامیابی پانچ سال کے اندر ہوئی اور اس کے بعد تم مجھے ملی خیر پوائنٹ پہ

آتے ہیں یاد ہے امی لندن گئی تھی وہاں انھیں ہسپتال میں پتا چلا کے صالحہ نے بچی کو جنم

دیا اور امی سے رہا نہیں گیا اور اس کے پاس چلی گئی بعد میں امی کو پتا چلا صالحہ کے

CLASSICURDUMATERIAL

ساتھ ڈومیسٹک وائیلنس ہوتا رہا اور جیک اسے ڈر گرز دیتا تھا جس سے اس کی حالت مزید غیر ہوگئی۔ امی نے مجھے خبر دی اور میں سب کچھ بھول کر وہاں گیا لیکن صالحہ کی ڈیتھ ہوگئی خیر جو بھی تھا جیسے بھی تھی میری بہن تھی اوپر سے اچانک امی کی بھی برداشت جواب دی گئی اور زینی کو میرے پاس چھوڑ گئی میں صدمے سے اتنا نڈھال ہو گیا اتنا سٹریس میں چلا گیا کچھ یاد نہیں رہا اس کے بعد زینی کے خاطر مجھے لندن میں کیس لڑنا پڑا کیونکہ جیک اپنی بچی مانگ رہا تھا اور میں اس کو ہرگز زینی نہیں دینا چاہتا تھا اسی چکر میں سال بیت گئے اور مجھے لگا اب تو تم مجھے بھول گئی ہوگی لیکن نجانے کیوں ایک اُمید سی تھی ہیر میرے انتظار میں ہوگی اور خوش قسمتی سے ایسا ہی تھا بعد میں واپس آگیا تمھارے گھر گیا تو تم وہ جگہ چھوڑ چکی تھی اب کیا کرتا میں ٹوٹے دل کے ساتھ زینی کو لیکر لاہور شفٹ ہو گیا لیکن ہر رات نماز میں دعا کرتا کے ہیر کو میرے سامنے لا دے اور اللہ لے بھی آیا لیکن وہ میری ہیر کے بجائے بدگمان سے لڑکی تھی خیر میں تم سے کچھ نہیں مانگوں گا تم جاسکتی ہو، لیکن پلیز زینی کو مت بتانا وہ برداشت نہیں کر پائی گی کہ اس کا باپ کوئی اور ہے۔"

وہ بولتے ہوئے ایک دم خاموش ہو گیا ہیر ایک دم خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھی

غازی کو لگا وہ ہار گیا وہ چلی جائے گی ہیر باہر نکل گئی دیکھا زینی پریشانی سے وہاں کھڑی

تھی۔

وہ گھٹنے کے بل بیٹھی اور بازو پھیلائے۔

"زینی اپنی ماما کی پاس آئے گی کیا؟"

زینی نے نا سمجھی سے دیکھا اتنے ہی نا سمجھی سے غازی نے ہیر نے مڑ کر غازی کو دیکھا۔

"آپ گھوڑی لیکر آئے گے نا غازی۔"

اس کی بات پر غازی کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آگئی اور پھر زینی کو بولا۔

"زینی میں آپ کی آپی سے شادی کرنے والے ہوں اور اب یہ آپ کو ہمیشہ پیانو سکھائے

گی۔"

"بٹ انھوں نے آپ کو مارا۔"

وہ ناراضگی سے ہیر کو دیکھتے ہوئے بولی

"کب مارا؟"

CLASSICURDUMATERIAL

ہیر معصومیت سے بولی۔

"ابھی!"

"اچھا سوری میں آپ سے بھی کان پکڑ کر معافی مانگتی ہوں اور پاپا سے بھی اوکے۔"

اس کی کہنے کی دیر تھی اور زینی بھاگتے ہوئے ہیر سے لپٹ گئی اور ہیر نے مڑ کر غازی

کو دیکھا وہ مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس کا مرزا بلا آخر آگیا۔

ختم شد

#ہیر_ہیر_نہ_اکھو_آڈیو

#از_قلم_ثمرین_شاہ

"آپ نے دوائی لے لی یا پھر ہمیشہ کی طرح میری غیر موجودگی میں ڈنڈی ماری۔" وہ

اپنے ماں کے پاس آئی اور ان کا بخار چیک کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں کھالی تھی میں نے اب روز تھوڑی ماروں گی آج واقعی طبیعت خراب ہو گئی تھی

لیکن اب ٹھیک ہوں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"امی اپنادوپٹہ دُرست

کرتے تکیہ کے اوپر اپنا سر رکھا۔

"تو ایک کال سے کیا جاتا آپ کا میں واپس بھی تو آسکتی تھی خدانخواستہ اگر کچھ ہو جاتا تو

کیا کرتی میں۔" وہ روہانسے انداز میں بولی۔

"اچھا اچھا بولا نا ٹھیک ہوں میں جاو کھانا کھا کر آو شاباش! صبح سے بھوکی دھکے کھاتی

نوکری کی تلاش میں لگی رہی۔۔۔"

"جو لا حاصل تھی آپ آرام کریں میں کھانا کر آتی ہوں!"

ہیر تلخی سے کہتے ہوئے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی اور حمدا اپنی بیٹی کے درد کو سمجھ

سکتی تھی لیکن وہ کیا کرتی مجبور تھی غربت مجبوری کا دوسرا نام ہے اور غربت نے انھیں

بے بس کر دیا انھیں اپنی بیماری کی اس لیے فکر تھی اگر انھیں کچھ ہو جائے تو ان کی بیٹی

تن تنہا کیسے رہے گی اور دوسرا اس کی شادی بھی کرنی تھی جس کے لیے بہت سارا جہیز

اور پیسہ درکار ہوتا ہے اور اسی مجبوری کے زنجیر میں بندھی وہ خود بھی جھیل رہی تھی اور

CLASSICURDUMATERIAL

ان کی بیٹی بھی جو اتنے لاڈوں میں پلی تھی ایک تو تھی بھی اکلوتی اور دوسرا شادی کے

اتنے سالوں بعد منتوں اور مرادوں کر کے ان کے آنگن میں پھول بن کر آئی تھی بیشک

چھوٹے طبقے سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی اسے پھول بنا کر رکھا اسے پڑھایا اس کی

ساری خواہشیں پوری کی لیکن جب سے علی کی ڈیتھ ہوئی وہی سے ان کا بُرا وقت شروع

ہو گیا سگے رشتوں نے منہ پھیر لیا

کے کہی ان کی زمہ داری نہ اُٹھانی پڑ جائے۔

"ابھی تک جاگی ہوئی ہے آپ میں نے کھانا بھی کھا لیا اور نماز بھی پڑھ آئی کیا ہوا زیادہ

طبیعت خراب ہے۔"

ہیر کی آواز نے انھیں سوچوں کے دائرے سے نکالا اور انہوں نے مڑ کر دیکھا دوپٹہ

اُتارتی بستر میں گھستی ان کی پیاری سی ہیر زیادہ خوبصورت تو نہ تھی لیکن ان کے لیے

سب سے خوبصورت پری تھی عام سے نقوش پہ صاف رنگت بھلی لگتی تھی کندھے تک

آتے بال جن کو پونی میں مقید کیے مناسب جسامت کے ساتھ اچھے لباس میں وہ اچھے

گھرانے کی پڑھی لکھی لڑکی لگتی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سو جائے اور پھر جب آپ کی فجر پہ آنکھ نہ کھلی تو مجھے ہی سُنائے گی۔"

ہیر نے ان کے ماتھے پہ بوسہ دیا وہ مسکرا اُٹھی اور ڈھیروں دعائیں پڑھ کر ہیر کے چہرے

پہ پھونکی جواب آنکھیں موند چکی تھی۔

※※※※※※※※※※※

"یار لوگوں کو تم نے اپنا دیوانہ بنا دیا ہے۔"

حرا کے کہنے پر جوس کے سپ لیتی ہیر چونکی۔

"وہ کیسے؟"

لہجے میں بے پناہ سنجیدگی لیے وہ مزے سے سپ لیتی حرا کو دیکھنے لگی۔

"یار کیا بجاتی ہو، لوگ تمھیں پروفیشنل پیانسٹ سمجھ رہے تھے لیکن اگر انھیں پتا چلے تم

نے چار مہینے کی کلاس لیکر وہ بھی اپنے شوق کی خاطر سیکھا ہے تو مزید تمھارے اسیر

ہو جائے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

"اب اتنا بھی اچھا نہیں بجاتی بس مجھے شوق ہے ایسے ٹیپ کرنا جس سے کوئی دھن نکلے یاد ہے تمھیں کلاس میں ایسے ہی ڈیسک کو انگلیوں سے بجانا شروع کر دیتی تھی بعد میں میم سے کتنی ڈانٹ پڑتی تھی سب ہنستے تھے کے میں پاگل ہوں۔"

وہ بولتے ہوئے اداسی سے مسکرائی حرا اس کی بچپن کی سہیلی تھی سکول کالج ایک ساتھ پڑھے تھے لیکن بعد میں حرا کے ابو کا ٹرانسفر لندن ہو گیا تو وہ اپنے فیملی سمیت وہاں شفٹ ہو گئے لیکن وہ دونوں رابطے میں رہے اور اسی طرح ان کی دوستی وقت کے ساتھ اور دوری کے باوجود مضبوط رہی ابھی چند دن پہلے حرا اپنی کزن کی شادی کے لیے پاکستان آئی تھی۔ جانے سے پہلے اس نے ہیر سے ملنے کو کہا تھا دونوں ملے اور حرا نے اپنے کزن کی برائیڈل شاور پہ بلوایا ہیر جانا نہیں چاہتی تھی لیکن امی نے اسے کہا کہ وہ جائے اور لوگوں سے ملے ملائے تاکہ اس کی شخصیت میں نکھار آئے، نہ چاہتے ہوئے بھی ہیر چلی گئی اور وہاں ان کی کپل ڈانس کے لیے پیانسٹ کو بلوایا تھا جو نہ آسکا تو حرا کو یاد آیا کے ہیر کتنا اچھا پیانو بجاتی ہے اس نے ہیر سے اصرار کیا ہیر نہ مانی بلکہ وہ تو بھوکلا اُٹھی اس طرح حرا کی ساری کزنز نے مل کر اسے گھسیٹا اور اس کو نہ کرنے کا موقع نہ

دیا ہیر تو باقائدہ گھبرا گئی جب اتنے بڑے پیانوں کے قریب آئی ہاں یہ ضرور تھا اس کا خواب تھا بڑا سا سٹیج ہو، بڑی سے آوڈینس جس میں ہر قسم کے لوگ ہوں اور وہ اپنی دُھن سے لوگوں کو اپنے سحر میں جھکڑ لے لیکن خواب تو خواب ہوتا اس میں تو کچھ بھی سوچا جاسکتا ہے۔ لیکن یہاں صرف چند لوگوں کے درمیان پیانو بجانا سوچتے ہی اس کے ہاتھ پیر کانپ اُٹھے مگر بہر حال اس نے ہمت باندھی اور بجانا شروع کر دیا اور اس نے اپنے دُھن سے لوگوں کے دلوں کا چھو لیا آخر میں اس نے سب سے ستائیش اور تالیاں وصول کی، اس کے لیے سب کچھ نیا تھا، بے یقینی تھی لیکن آخر میں اسے خوشی ہوئی تھی گھر آکر اس نے امی کو ساری بات بتائی اور امی اس کی اتنی دن کی اداسی کی بات اس کا کھلا ہوا چہرہ دیکھ کر خوش ہو گئی۔

"یار اپنی کزن سے بات کی کیا؟ دیکھو امی کی طبیعت دن دن بادن بگڑتی جا رہی ہے مجھے وہ بتاتی نہیں ہے لیکن میں جانتی ہوں نا پلیز یار ہر جگہ اپلائی کیا ہے لیکن کمپنی والوں نے گویا قسم کھالی ہے کے نوکری نہیں دینی ہم مڈل کلاس والوں کو۔"

اس کے لہجے میں تلخی تھی اور حرا اس کا درد سمجھ سکتی تھی

CLASSICURDUMATERIAL

"اچھا پریشان نہ ہوں انشااللہ، اللہ سب بہتر ہو گا۔"

اچانک حرا کا فون بجا اس نے دیکھا اور مسکرا کر فون اُٹھایا۔

"جی زی بھائی السلام و علیکم! کیسے ہے آپ؟"

ہیر نے اسے فون پہ مصروف پایا تو اِدھر اُدھر دیکھنی لگی۔

"اچھا! زینی نے بتایا آپ کو، اس دن بھی کہہ رہی تھی میں پاپا کو بتاوں گی بڑی تیز ہے

چلو ٹھیک ہے میں اس سے بات کر کے آپ کو بتاتی ہوں اوکے زی بھائی اللہ حافظ

، سوری یار یہ عدیل بھائی کے دوست تھے۔"

"اچھا!"

وہ اب بل دینے کے لیے پیسے نکال رہی تھی جب حرا نے روکا

"خبرادر جو جیب سے ایک پیسہ بھی نکالا تم ابھی پیسے کا رونا رو رہی تھی اوپر سے خود بل

ادا کرنے چلی ہو۔"

حرا تیزی سے بولی تو ہیر مسکرا پڑی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تم میری مہمان ہو پاکستان سے آئی ہو اوپر سے تمھاری ہی پیسے لیکر کر جوس پیوں تو زیادتی نہیں ہو گی۔"

"چُپ کرو زیادتی کی بچی جب تم لندن آو گی وہاں تم سارے کھانے کا بل دیں دینا کھانے کا کیا، بلکہ ڈھیر ساری شاپنگ کرواوں گی تم سے لیکن ابھی نہیں ابھی تو خوشخبری سنو!"

حرا نے پہلے اس سے والٹ چھین کر ڈپٹ کر کہا۔

پھر بیگ اسے واپس کر کے آخر میں مسکراتے ہوئے بولی۔

"کون سی خوشخبری؟"

"وہ پارٹی میں یاد نہیں ہے زینب عباس چھوٹی سے بھورے بالوں والی بچی۔"

"ہاں وہ پیاری سی جو مجھے آپی آپی کر کے پیچھے ہی پڑ گئی بہت پیاری ہے۔"

ہیر کو وہ بھورے بال اور ہیزل آنکھوں والی زینب بہت کیوٹ لگی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ تمھارے سکلز کی دیوانی ہوگئی اور اپنے پاپا کو بتادیا کہ اس نے بھی پیانو سیکھنا ہے اور

زی بھائی ٹھہرے اپنی بیٹی کی ہر بات ماننے والے اس لیے تمھیں اپاوئنیٹ کیا ہے نوکری

کے لیے تنخواہ پچاس ہزار۔"

ہیر یہ بات سُن کر اچھل پڑی۔

"نوکری!پیپ پچاس ہزار!"

وہ ٹکٹکی لگا کر حرا کو دیکھ رہی تھی۔

"جی وہ بھی صرف مہینے کے اور زی بھائی نے کہا وہ فوراً کل میرے گھر پہ موجود ہو آخر

ان کی بیٹی کی خواہش پوری کرنے میں دیر نہ کیے جائے دیکھا ہیر اللہ نے تمھارا مسئلہ فوراً

حل کر دیا اوئے خوامخواہ شکوہ کرنے لگ جاتی ہو۔"

حرا نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک دم تو میں نہیں جاسکتی اور پیانو اتنا بھی نہیں اچھا بجاتی۔"

وہ پریشانی ہوگئی پتا نہیں وہ ایسی تھی کچھ ملنے پر بھی پریشان ہوتی تھی اور نہ ملنے پر بھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوہو ملنے میں کیا حرج ہے ایک دفعہ گھر وغیرہ دیکھ لو بات چیت کرکے پتا چل جائے گا کیسا ماحول ہے اگر کمفرٹیبل نہ ہوئی تو کوئی بات نہیں لیکن ہیر اس سے اچھا موقع تمھیں کہی نہیں ملے گا اور آنٹی کے بارے میں ضرور سوچنا۔"

ہیر اب خاموش ہو گئی سوچ کی لکیر اس کے چہرے پہ آئی۔

"اچھا چلوں کپڑے وغیرہ دیکھتے ہیں میں نے ابھی تک ولیمے کا جوڑا نہیں لیا۔"

حرا اُٹھ پڑی تو وہ بھی کھڑی ہو گئی۔

****

ٹیکسی ایک بڑے سے ولا پہ جا کر رُکی، وہ کرایہ دے کر اُتری آج اسلام آباد میں گرمی کی کوئی انتہا نہ تھی گرمی کی شدت سے اس کا چہرہ پسینے سے بھر گیا اور تمتماہٹ زدہ چہرہ پہ دوپٹے کو ٹھیک کر پسینہ صاف کرنے لگی اور گیٹ کی طرف بڑھی جہاں گارڈ بیٹھا اسے مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا جس سے وہ مزید گھبرا گئی لیکن ہمت کرتے ہوئے بولی۔

"ام اسلام وعلیکم میں ہیر علی مجھے غازی صاحب نے بلوایا تھا انٹرویو کے لیے۔"

گارڈ کے اعصاب تھوڑے سے ڈھیلے پڑے اور اُٹھ کر انٹرکام اُٹھایا اور بٹن دبایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سر کوئی ہیر نامی لڑکی آئی کہہ رہی ہے آپ نے بلوایا ہے اچھا۔"

گارڈ نے انٹر کام بند کیا اور اس کو آنے کی اجازت دی وہ اندر آئی گھر جتنا باہر سے شاندار

تھا اندر سے اتنا ہی خوبصورت اٹالین ڈِیزاین کردہ گھر ہیر کو بہت اچھا لگا تھا وہ چلتے ہوئے

اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی اچانک اسے کسی کی آواز آئی۔

"ارے آپی آپ یہاں!"

زینی بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی وہ اس وقت گرین پھول دار والی فراک میں ملبوس

اس جہان کی ہی شہزادی لگ رہی تھی۔

"کیسے ہو مجھے آپ کے پاپا نے بلوایا تھا۔"

"اچھا پاپا نے اس کا مطلب ہے پاپا نے میری بات سُن لی آپ مجھے پیانو سکھائے گی۔"

وہ خوش سے چہکتے ہوئے ہیر سے لپٹ گئی ہیر نے ہولے سے ہنستے ہوئے زینب کے بال

چھوئے۔

"تو زینی یہ ہے آپ کی نیو ٹیچر۔"

CLASSICURDUMATERIAL

مردانہ بھاری آواز سُنتے ہی ہیر نے سر اُٹھایا تو اس کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی جبکہ آنکھیں پتھرا گئی اور چہرہ اتنا تیزی سے سفید ہوا اور گرمی کے باوجود اس کا جسم ٹھنڈا ہو گیا اور جب لب ہلے تو بالکل آہستہ سے۔

"زیرو!"

جبکہ غازی بھی ہیر کو دیکھ کر اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا تھا۔

※※※※※※※※※※※

پانچ سال پہلے۔

وہ کالج کا آخری پیپر دے کر باہر آئی تھی اور اپنے بابا کا انتظار کر رہی تھی جو ابھی تک نہیں آئے تھے گرمی سے اس کا بُرا حال ہو رہا تھا یہ سب آخری پیپر والے دن ہی ہونا تھا آج اتفاق سے وین والے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لحاظہ سب نے اپنی سواری کا خود بندوبست کرنا تھا اس نے بابا کو کہا تھا آج بینک سے جلدی آجائے اور اسے ٹھیک دو بجے پک کر لیں لیکن ابھی تک بابا کا کچھ آتا پتا نہیں تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

اچانک کالی آسٹن مارٹن اس کے سامنے آئی وہ ایک دم پیچھے ہوئی کار سے کوئی شخص تیزی

سے نکلا وہ جو کوئی بھی تھا بہت ہی خوبصورت تھا وہ اس پہ غور کرتی وہ شخص سیدھا بھاگتا

ہوا کیمپس کے گارڈ کے پاس گیا

"جی ہیر علی کو بلوا دیں۔"

اس کی بات جب ہیر نے سُنی تو جھٹکے سے مڑ کر اسے دیکھنے لگی وائٹ شرٹ اور بلیک

پینٹ میں وہ ہری آنکھوں والا شخص شاید اس کا نام لے رہا تھا۔

"وہ سامنے ہی تو کھڑی ہے آپ کون ہو؟"

اب گارڈ والا مشکوک ہوا غازی نے مڑ کر دیکھا اور براون یونی فورم میں ملبوس لڑکی کو

دیکھا تو بولا۔

"تھینک یو میری کزن ہے ان کے فادر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

ہیر کو سمجھ نہیں آئی اس نے کیا کہا ہے وہ وہی سٹل کھڑی رہی یہاں تک کے غازی اس

کے پاس آ گیا۔

"آپ علی صاحب کی بیٹی ہے نا ہیر علی!"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ جلدی سے بولا۔

ہیر کا دل گھبرا اُٹھا میکانی انداز میں اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تھینک گاڈ آئے چلے آپ کے پاپا کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں آیڈ مٹ ہیں

"۔

ہیر کے ہاتھ سے موبائل گرا اور اس نے تیزی سے منہ پہ ہاتھ رکھا آنسو اس کی آنکھوں

سے جما ہونے لگا۔

"کک کیسے۔"

وہ بامشکل ہی بھرائی آواز میں بول پائی۔

"آپ کار میں چلے میں آپ کو بتاتا ہوں۔"

وہ تیزی سے بولتے ہوئے کار کی طرف بڑھا وہ بھی تیزی سے اپنا موبائل اُٹھاتی کار کی

طرف بڑھی۔

****

CLASSICURDUMATERIAL

"امیروں کے بارے میں میری رائے بہت خراب تھی لیکن جب سے تم ملے ہو بیٹا امیروں کا نقشہ میرا ذہن سے بدل گیا ہے۔"

علی صاحب ہاسپٹل بیڈ پہ لیٹے سر پہ پٹی لگی بے انتہا مشکور نظروں سے اس نوجوان کو دیکھ رہے تھے جنہوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا ہیر کو لینے کے لیے وہ جیسے ہی نکلے تھے تو راستے میں کسی کار سے ٹکر لگنے سے ان کا کی بائیک الُٹ گئی اور وہ دور جا کر گری نفسا نفسی کا دور ہے کس نے آنا تھا سب بس کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے جب اچانک کوئی تیزی سے اس طرف آیا اور سب کی بے بسی کو قہر زدہ نظروں سے دیکھتا ہوا وہ انھیں اُٹھا کر سیدھا ہوسپٹل لیکر گیا اور وہ بے ہوشی کی حالت میں اپنی بیٹی کا کر کر رہے تھے وہ پوچھنا چاہتا تھا لیکن چُپ رہا بعد میں اس کے گھر اطلاع کی اور ہوسپٹل چونکہ علی صاحب کے گھر کے قریب تھا تو ان کی بیگم آگئی پھر انہوں نے بتایا ان کی بیٹی کا پیپر ختم ہو گیا ہو گا اور وہ اپنے بابا کا انتظار کر رہی ہو گی غازی نے انھیں تسلی دی اور آڈریس اور نام جان کر ہیر کو لینے چل پڑا راستے میں ہیر کو اس نے ساری تفصیل دی لیکن ہیر رونے میں مصروف تھی اسے پھر چُپ ہونا پڑا پھر بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ پریشان نہ ہو انکل ٹھیک ہو جائے گے زیادہ چوٹ نہیں لگی۔"

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"یہ اب میری وجہ سے ہوا ہے نہ میں بابا کو کہتی مجھے لینے آتے اور وہ بھی جلدی تو وہ

اس وقت ہوسپیٹل میں نہ موجود ہوتے۔"

وہ کہتے ہوئے مزید پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

"دیکھیے ایسے نہیں کہتے آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا یہ تو قسمت میں لکھا تھا اور لکھی

کو کون ٹال سکتا ہے آپ روئے تو نہیں۔"

لیکن وہ اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے بچوں کی طرح ہچکی لیتے ہوئے رو رہی

تھی۔

اور پھر وہ اسے دیکھنے لگا تو ایک منٹ کے لیے کھو گیا وہ بہت معصوم تھی بہت ہی زیادہ

اتنی معصومیت کی کوئی حد نہیں تھی اوپر سے رونا اور کمال کر گیا اور غازی الیاس کو پتا

نہیں چلا وہ ہیر علی کا اسیر ہو گیا تھا اور تب سے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کے وہ چھوٹی سی

معصوم سی ہیر کو اپنا ہم سفر بنائے گا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیسی ہو ہیر؟"

غازی اس کے پاس آیا تو ہلکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہیر کے وجود میں جنبش ہوئی اور وہ نیچے اس بچی کو دیکھنے لگی جو اس سے ہٹ کر غازی

کے پاس آگئی اور غازی نے اسے اُٹھالیا تو زینی نے اس گال پہ پیار کیا۔

"آئی لو یو پاپا یو ردی بیسٹ آپ نے میری بات مانی۔"

اب ہیر کو لگا کسی نے بھاری وزنی چیز اس کے وجود پہ پھینکی ہو ایک منٹ کے لیے اس

لگا وہ ابھی چکرا کر گر جائے گی۔ وہ پانچ سال انتظار میں بیٹھی رہی ایک دن اس کا مرزا

لینے آئے گا وہ بھی گھوڑی لا کے لیکن انتظار لا حاصل ہی رہا سب کہتے تھے لیکن وہ اندھی

بنی اس کے انتظار میں بیٹھی رہی وہ آئے گا اور لے جائے گا۔ آنکھیں سُرخ ہونے لگی

دل کی سسکی لبوں پہ آنے کو بیتاب تھی جسے ہیر نے سختی سے دبایا۔

"اندر چلے ہیر آپ کا روم دکھاتے ہیں جس پہ آپ میری بیٹی کو پیانو سکھائے گی کیوں

زینی۔"

CLASSICURDUMATERIAL

غازی کی آواز اس کی کانوں میں آئی تو اس نے ہوش سنبھال کر سر اُٹھایا تو غازی نے

زینی کو اُٹھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا، ایک منٹ کے لیے دل کیا وہ یہاں سے بھاگ

جائے پھر اچانک اپنی بوڑھی ماں کا عکس سامنے نظر آیا جس کو خبر دیتے ہوئے ان کا

معصوم چہرہ کھلکھلا اُٹھا اور آنکھوں میں روشنیوں کے دیے جلنے لگے تھے وہ ان دیوں کو

کیسے بجھتا ہوا دیکھ سکتی تھی۔ اس لیں دل کو سختی سے ڈپٹ کر وہ اس کے ساتھ چل

پڑی۔

بڑے سے سیٹنگ ایڑیا میں وہ آئی تو وہ اب زینی کو اُتار چکا تھا۔

"پہلے پیانو دیکھیں گی یا کچھ باتیں ہو جائے۔"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو اس کو دیکھ نہیں رہی تھی۔

"میرے خیال ہے مسٹر غازی میں جس کام کے لیے آئی ہوں مجھے وہی دکھایا جائے تو

زیادہ بہتر ہے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

لہجے میں زمانے بھر کی کڑواہٹ لا کر وہ غازی سے مخاطب ہوئی اور غازی ایک منٹ کے لیے چُپ ہو کر اسے دیکھنے لگا جو کالی سادہ شلوار قمیض میں بادامی چادر اپنے گرد لپیٹے ویسے ہی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی جو اسے پانچ سال پہلے لگی تھی۔

"آئے۔" وہ چلتے چلتے سوئمنگ پول سے گزر کے سامنے شیشے کے دروازے کی طرف بڑھے جہاں بہت بڑا کالا شیشے کی طرح چمکتا ہوا پیانو پڑا ہوا تھا اس چھوٹے سے لیکن قدرے خوبصورت کمرے میں پیانو کے ساتھ ایک چھوٹا سے بیج رنگ کا صوفہ سمیت ایک خوبصورت وڈن ٹیبل جس پہ چھوٹے چھوٹے ڈیکوریشن پیسس پڑے ہوے تھے اور باہر کے ہی لگ رہے تھے ہیر کی نظر اچانک پھر پینٹنگ پہ پڑی جو صاف بیج کلر کی دیواروں میں لگی ہوئی تھی اور اس کو دیکھ کر ہیر ہل ہی نہ سکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بابا کو سوپ پلا رہی تھی جب اچانک بیل کی آواز پہ اس نے مڑ کر دیکھا امی ابھی تک نماز پڑھ رہی ہے اس لیے اس خود اُٹھنا پڑا۔

"جاو بیٹا دیکھ آو۔"

بابانے اس کو کہا۔

"جی بابا جارہی ہوں۔"

وہ سوپ سائڈ ٹیبل پہ رکھ کر اپنا دوپٹہ دُرست کر کے گیٹ کی پاس آئی لیکن کھولنے سے پہلے بولی۔

"جی کون؟"

"علی سر گھر پر ہے میں غازی مس ہیر۔"

غازی کی آواز سُن کر اس کا دل تیزی سے دھڑک اُٹھا اور لب آپے آپ مسکرا اُٹھے اس دُنیا میں آج تک اتنا خوبصورت اور اتنا اچھا انسان کو نہیں دیکھا تھا سے بابا کے ہوسپٹل کے بل سارے اس نے ادا کیے ان سے ملنے آیا کرتا تھا اور خالی ہاتھ تو بالکل نہیں آتا تھا اس کی اتنے احسان پر ہیر اور اس کے فمیلی شرمندہ بھی ہو گئ تھی لیکن اس نے انھیں ہونے بھی نہیں دیاوہ کہتا تھا اس کے بابا نہیں ہے تو ہیر کے ابو کو دیکھ کر اسے اپنے بابا یاد آگئے تو وہ اپنے بابا سمجھ کر یہ سب کر رہا ہے اور جب سے بابا ہوسپٹل سے ڈیسچارج ہو کر گھر آئے تھے تب وہ روز کے بجائے جمعہ کو آتا تھا اور آج ہیر کو یاد آیا جمعہ ہی

ہے وہ بھول کیسے گئی اس نے دروازہ کھولا جہاں سفید شلوار قمیض میں آنکھوں پہ کلاسس

پہنے ہاتھ میں ڈھیر سارے شاپر پکڑے وہ ہینڈ سم غازی تھا۔

"السلام وعلیکم!"

ہیر کی محیوت کو اپنی دلکش آواز سے توڑتے ہوئے وہ ہولے سے مسکرایا۔

وعلیکم وسلام۔"

وہ اتنی دھیمے آواز پہ سر جھکا کر بولی کے غازی بامشکل ہی سُن پایا۔

"کیا میں اندر آسکتا ہوں؟"

"جی جی۔۔"

وہ نجانے گھبرا کیوں رہی تھی۔غازی نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"آپ سائڈ پہ ہو گی تو میں اندر آوں گا۔"

بات انتہائی سادے الفاظ اور سادے لہجے میں کہے گئی تھی لیکن پتا نہیں کیوں ہیر کے

چہرے سے دھواں نکلنے لگا۔

"جی سوری!"

وہ اندر آچکا تھا اس کی کلون کی خشبو چاروں طرف مہکنے لگی۔

"انکل اُٹھے ہوئے نا؟"

وہ اس کے پیچھے آرہی تھی جب وہ ہلکہ سا مڑ کر بولا:

"جی جی بابا اُٹھے ہیں۔"

وہ آہستگی سے بولی اور نظریں جھکائی ہوئی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی ان ہری

آنکھوں کو اپنے اوپر مرکوز ہوتا دیکھے۔

"طبیعت کیسے ہے ان کی۔"

وہ گفتگو کو طویل کرنا چارہا تھا ہیر آگے سے جواب دیتی کہ مسز علی "کون ہے ہیر" کہتی

ہوئی آئی اور پھر خود ہی بولی "غازی ہوگا" اور غازی کو دیکھتے ہی مسکرا پڑی غازی سلام

کرتے ہوئے جھک گیا کہ وہ آرام سے اس کی پیٹھ تھپک کر اس کا کندھا چومے وہ ماں

صدقے ماں واری ہوگئی اس نیک اور خوب سیرت جوان لڑکے کو وہ بہت ہی جلد ان کے

دلوں میں گھس چکا تھا اور سب کو خود ہی نہیں پتا چلا تھا کے وہ ایک ہفتے پہلے بالکل

اجنبی ہی تھا، انسان اگر اپنا رویے میں نرمی اور مٹھاس رکھے تو کوئی بھی آپ کا اسیر

ہو سکتا ہے چاہیے وہ سخت دل کا ہی کیوں نہ ہو اس کا دل ایک نہ ایک دن نرم رویے

سے پگھل جاتا ہے اور یہی چیز غازی نے کی تھی۔

"بہت اچھا کیا اس وقت آ گئے میں کب سے انتظار میں تھی کہ غازی آئے گا آج جمعہ

ہے نا آؤ علی آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

ہیر کو اشارہ کیا کے کچن میں جائے اور کولڈ ڈرنک کا انتظام کرے

وہ اندر آیا تو علی صاحب جو موبائل فون پہ مصروف تھے غازی کو دیکھ کر ان کے چہرے

پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

غازی آگے بڑھنے لگا پھر احساس ہوا ابھی تک شاپر اس نے پکڑے ہوئے تھے۔

"او سوری آنٹی یہ لے۔"

اس نے مڑ کر آنٹی کو دیں۔

"بیٹا بس بھی کر دو اتنا تکلف۔"

غازی نے منہ بنایا۔

"بیٹا بھی کہتی ہیں اور تکلف کی بات ناٹ فیر آنٹی چلے پکڑیے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

اس نے گویا بات ہی ختم کر دیں۔

ہیر اندر آئی اور اس نے جوس سے بھرا گلاس پیش کیا غازی نے اب اسے نہیں دیکھا تھا وہ اتنا لحاظ کرتا تھا کہ وہ اس کے ماں باپ کے سامنے نہ دیکھے۔ "تھینک یو" کہہ کر انکل کی طرف متوجہ ہوا جو فون بند کر کے اب مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔

"آج بہت دیر کر دی تھی آپ نے بیٹا۔"

"بس انکل معذرت جمعے کی نماز کے بعد آفس میں مجھے ایک کام تھا وہ کام نمٹا کر پھر سیدھا بازار گیا اور کچھ دُکانیں پتا ہے جمعے کو بند ہوتی ہیں اس لیے مال جانا پڑا۔ مال میں ٹائیم لگ گیا اور اب آپ کے سامنے ہوں۔"

"ماشااللہ! اللہ آپ کو خوش رکھے۔ حمرا باتیں تو ہوتی رہے گی زرا بیٹے کے لیے کچھ کھانے کا انتظام کریں بیٹا میں نے ابھی دوائی کھائی تو مجھے ہلکی سی گنودگی محسوس ہو رہی ہے اگر آپ۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے ہچکچائیں۔

"ارے انکل ریلکس میں چلتا ہوں بس آپ سے ملنے آیا تھا۔ اب آپ آرام کریں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

"ارے بیٹا کھانا تو کھا کر جاو میں نے ابھی تمھارے لیے قورمہ اور پلاؤ بنایا ہے پتا تھا آو

گے۔۔"

"ارے آنٹی اس کی کیا ضرورت تھی۔"

"لو جی خود کہتے ہو بیٹا ہوں کیسے تکلف اب خود تکلف کر رہے ہو چلو شاباش ہیر پلیٹیں

لگا کر آؤ۔"

ہیر اسے ہی دیکھ رہی تھی امی کے بے ساختہ کہنے پر اپنی نظریں بدلی۔

"جی امی۔"

وہ اس مڑ کر چلی گئی جبکہ وہ بھی اٹھتا ہوا انٹی کی تقلید میں کمرے سے نکلا۔

※※※※※※※※※※※※※※※※

وہ دیکھ رہی تھی وہ سفید فراک میں ملبوس نروس سی لیکن ہاتھوں میں ریپر کو کھولتی سر

جکھائے بنا صحیح سے جھلک دکھایے سب کچھ دکھا چکی تھی۔ کیا نہیں اس تصویر میں۔ خوشی

، اشتیاق، گھبراہٹ، عجیب سی در آنے والی نمی بے شک کسی کو نہ پتا چل رہا ہو لیکن ہیر

کو پتا تھا وہ اس وقت کیا محسوس کر رہی تھی اور اسے لگا تصویر کو دیکھ وہ اُدھر ہی چلی گئی

CLASSICURDUMATERIAL

ہو کاش وہ پل واپس آجائے اور وہ انھیں خوش پل کو اپنے ہاتھوں سے مٹا دے لیکن

غازی کا ہی کہنا تھا ایک بار جو چیز لکھی جاچکی ہوتی ہے تو وہ وہ ہو کر ہی رہتی اور لکھی

کو کون ٹال یا مٹا سکتا ہے۔

"آپی یہ ہے میرا پیانو ڈیڈی لائے میرے لیے پہلے تو خود بجانے کی کوشش کی پر انھیں تو

آتا ہی نہیں ہی ہی فنی طریقے سے اس کو بجا رہے تھے۔"

زینی کی آواز سے وہ ہوش کی دُنیا میں ایک بار پھر واپس آئی اس نے مڑ کر خشمگیں

نظروں سے غازی کو دیکھا جو فوراً نظر پھیر کر زینی کو دیکھنے لگا۔

"ناٹ فیر زینی پاپا کا مذاق اُڑاتی ہو پاپا ہی تو لائے آپ کی فیورٹ ٹیچر اچھا انکل فرید سے

کہو آپ کی آپی کے لیے جوس لائے کب سے آئی ہوئی ہیں۔"

ہیر اس سے پہلے زینی کو روکتی وہ" اوکے" پاپا کہہ کر یہاں سے بھاگی۔

غازی نے مڑ کر ہیر کو دیکھا جو سُرخ چہرہ لیے اسی کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

"پوچھ سکتی ہوں ایک شادی شدہ اور بچی کا باپ ہوتے ہوئے کسی غیر عورت کی تصویر

اپنے گھر پہ لگانے کا کوئی جواز ہے؟"

CLASSICURDUMATERIAL

لہجہ بے پناہ کاٹ دار تھا۔

"کیسی ہو رانجھی!

وہ نرمی سے لیکن تھکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ڈونٹ خبردار آپ نے مجھے اس نام سے پکارا مسٹر غازی ورنہ آپ کی بیٹی کی موجودگی کا لحاظ نہیں کروں گی۔"

"تو یہاں کیوں آئی ہو یہاں سے بھاگ کیوں نہیں گئی اگر اتنا زہر لگتا ہوں۔"

وہ تھوڑا سا چل کر اس کے سامنے آیا۔

"زہر! آپ مجھے کچھ نہیں لگتے اور رہی بات اتنی دیر سے رہنے کی میری مجبوری ہے اور وہ مجبوری میری ماں ہے جو دن بادن موت کے قریب آتی جا رہی ہے لیکن کم پیسے کے خاطر خاموش ہے بابا کو کھونے کے بعد اب میں امی کو نہیں کھو سکتی۔"

بولتے ہوئے اس کی آواز بھرا گئی غازی کے چہرے پہ پریشانی آ گئی۔

"آنٹی کیسی ہے کیا ہوا ہے انھیں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ اب مزید قریب آیا اور اس کے کندھے کو پکڑنے لگا کہ ہیر نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور

اس سے پہلے وہ غازی کی طبیعت صاف کرتی زینی بھاگتے ہوئے آئی۔

"بابا انکل نے کہا ہے کھانا لگا دیا ہے آپ اور آپی آ جائیں۔"

"سر مجھے کوئی ٹائیم بتا دیں کہ کب سے کام شروع کروں؟۔"

وہ اب اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔

"آج مجھے کسی کام سے جانا ہے زینی بھی میرے ساتھ جائے گی اس

۔کل سے آپ جوائن کر لیجیے گا چار گھنٹے کی کلاس ہو گی۔"

اس نے جھٹکے سے سر اُٹھایا وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اپنی بیٹی کی

موجودگی کا فائدہ اُٹھا رہا ہو۔

"دو گھنٹے ! ٹھیک ہے چلتی ہوں اللہ حافظ !"

وہ کہہ کر جانے لگے جب زینی شروع ہو گئی۔

"آپی پلیز تھوڑی دیر تو روکے نا۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ چلتے ہوئے ہیر سے لپٹ گئی۔

"جی مس ہیرا گر زینی اصرار کر رہی ہے تو رُک کے نا۔"

وہ شرارت سے بولا وہ اسے اگنور کرکے جھکتے ہوئے زینی کے گال چھوئے۔

"زینب! ابھی میری ماما کو کھانا دینا ہے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتے نا۔اس لئے مجھے

جانا ہو گا

زینی مان گئی۔

"ٹھیک ہے آپی۔"

"تھینک یو سو یٹ میں کل آوں گی۔"

※※※※※※※※※※※※※※※※※

وہ بیٹھی کوئی ناول پڑھ رہی تھی جب ڈور بیل ہوئی امی بابا کو ڈاکٹر کے پاس چیک آپ

کروانے کے لیے گئی تھی ابھی تو گئے تھے جلدی واپس آ گئے لگتا ہے کوئی چیز رہ گئی ہو گی

وہ سیدھا چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی اور بنا پوچھے ہی دروازہ کھول دیا دیکھا تو

CLASSICURDUMATERIAL

غازی کو دیکھ کر وہ پہلی حیرت سے دیکھنے لگی پھر اسے ڈھیروں شرم آئی اس نے جلدی

سے دوپٹہ پھیلایا اور سر پہ اوڑھا

"آ آ آپ۔"

"السلام و علیکم۔"

وہ گرے سوٹ میں ملبوس سے ہلکی شیو میں چھایا ہوا اس سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"بابا نہیں ہے۔"

وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔

"اچھا انکل کدھر ہے؟"

"بابا ہوسپیٹل چیک آپ کے لیے۔آپ جمعے کو نہیں آتے تھے؟"

وہ اب اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"جی آپ کو یاد ہے میں کب کب آتا ہوں۔"

"یاد کیسے نہیں ہو گا میں تو انتظار۔۔۔۔"

اس نے لب کو تیزی سے دبائے یہ کیا کہنے جا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

وہ اپنے ہنسی نہیں روک پایا۔

"اچھا صرف میں ہی نہیں جسے جمعے کا شدت سے انتظار ہوتا ہے۔"

وہ اب اپنی گلاسس اُتار کر اپنی ہری آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا ہیر کا چہرہ سُرخ ہو گیا پھر

اسے یاد آیا پریشر کُکر کو بند تو کرنا بھول گئی۔

"ہائے اللہ"

وہ اپنے سر پہ ہاتھ مار کر تیزی سے کچن کی طرف بھاگی۔

غازی بھی اس کے پیچھے آیا اور شُکر ہے آگیا ورنہ ہیر کا تو نقصان ہو جانا تھا وہ جیسے آئی

پریش کُکر پھٹا اس نے چیخ ماری جب کسی نے اس کا بازو پکڑ کر تیزی سے کھینچا سر اس

کے سینے سے جا کر ٹکرایا دل تیزی سے دھڑکنے لگا جسم کانپنے لگا غازی نے پہلے کچن کی

طرف دیکھا پھر چہرہ موڑ کر ہیر کو دیکھا جو گھبرا گئی تھی۔

"شُکر ہے میں آگیا ورنہ پتا نہیں کیا ہو جاتا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شُکر ہیر ریلکس ٹھیک ہے

آپ؟"

اس نے ہیر کو الگ کر کر اس کا سفید چہرہ دیکھا۔ وہ کچھ نہ بول سکی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کچھ نہیں ہوا ہو جاتا ہے لیکن آئندہ احتیاط کیجیے گا وہ تو شکر ہے آج میں آگیا ورنہ پتا

نہیں کیا ہو جاتا۔"

"ابھی امی ڈانٹے گی دیکھیں کیا حال ہو گیا کچن کا۔"

ڈر اور پریشانی کی مارے بھول گئی کہ غازی اس کے اتنے قریب تھا۔

"فکر نہ کریں ان کے آنے سے پہلے صاف ہو جائے گا۔"

وہ اب ہیر کا بازو چھوڑ کر سیدھا کولر کے پاس گیا اور گلاس اُٹھا کر پانی ڈالا اور ہیر کو

دیا۔ ہیر کے ہاتھ ابھی تک کانپ رہے تھے۔ اس سے گلاس بھی نہیں پکڑا جا رہا تھا۔

"اچھا بیٹھ جائے یہ نہ ہوں گھبراہٹ سے گر ہی نہ جائے۔"

وہ اسے اشارہ کرتے ہوئے بولا ہیر بیٹھ گئی اور گھونٹ لینے لگی اور غازی اسے دیکھ رہا تھا

جو وائٹ قمیض اور پنک پرنٹڈ شلوار کے ساتھ سادہ سا وائٹ دوپٹہ جواب اس کے سر

سے پسھل گیا تھا جس سے اس کے لائٹ براون بال جس کی لٹی اس کے چہرے پہ آگئی

دلکش لگ رہی تھی۔ غازی ان لٹ کو اپنی انگلی پہ لپیٹنا چاہتا تھا اپنی دل کی خواہش پر وہ

جنجھلایا اس کیا ہو گیا وہ کب اتنا بے اختیار ہوا نظر پھیر لی کیونکہ وہ یہ حق کم سے کم

ابھی نہیں رکھتا تھا۔

کچن سے جلنے کی سمیل اب یہاں تک پھیل چکی تھی کہ غازی کو اپنے ناک پہ ہاتھ رکھنا

پڑا۔

"اب تو امی مار دیں گی یہ کیا کر دیا میں نے۔"

اب اسے نئی پریشانی سوار ہوئی۔

"ارے آپ اتنا پریشان کیوں ہوتی ہے ہر چیز کو سر پہ سوار نہیں کرنا چاہیے۔"

"آپ کو نہیں پتا جب امی کے جوتے پڑیں نا تب آپ کو پتا چلے۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"اچھا جوتے مجھے تو ہینگر تک پڑے ہے اور خدا کی قسم جوتی پھر ٹھیک تھے لیکن ہینگر اللہ

معاف کرے کسی دُشمن کو بھی نہ پڑے۔"

ہیر پہلے اسے دیکھتی رہی پھر اس کی ہنسی چھوٹ گئی غازی کو لگا جیسے کوئی میوزک بج اُٹھا

تھا جو دماغ کو پُر سکون کر دیتا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اللہ آپ امیروں کو مار بھی پڑتی تھی۔"

"جی ایسی ویسی اور سزائیں آپ لوگ تو پھر لگی ہیں خیر کچن کی بات کریں کیا آپ کے پاس کوئی ہار پک اور کوئی الکلیز وغیرہ ہے۔"

وہ اب اپنا کوٹ اُتارتے ہوئے کہنے لگا ہیر چونکی۔

"کیوں آپ کیا کریں گے اس کا۔"

"میں اس کا سالن بناؤ گا آف کورس کچن صاف کروں گا۔" وہ اب ٹائی اُتار کر اپنے کف لنکس کھول رہا تھا اور سلیوز مڑورنے لگا ہیر کی نظر اس کی رولکس پہ پڑی جواب اتار رہا تھا وہ گھڑی اور گاڑی کے ساتھ اتنے مہنگے کپڑے دیکھ کر بتا سکتی تھی وہ کتنا پیسے والا ہے لیکن اتنی سادگی اسے کوئی پرواہ نہیں تھا وہ کیا ہے اور وہ اب اس کے ساتھ کچن صاف کرے گا۔

"کیا ہوا مس رانجھی ویسے ہیر کیا آپ کی مدر نے ان کی سٹوری سے انسپائرڈ ہو کر رکھا تھا۔"

وہ سوچ سے نکلی جواب کھڑا اس کا منتظر تھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میرا نام میری نانی نے رکھا ان کو پسند تھا۔"

"اچھا یعنی نانی کی پسند تھی گُڈ اب زرا دیں ورنہ آپ کی امی آجائے گی پھر جوتے وہ

میرے سامنے اچھا تو نہیں لگے گا۔"

وہ شرارت سے بولا ہیر نے اسے گھورا۔

"ایسی بھی بات نہیں ہے۔"

"تو کیسی بات ہے۔"

وہ پُر شوق نظروں سے دیکھ رہا تھا ہیر سپٹا گئی۔

"میں کیمیکل لاتی ہوں۔"

وہ تیزی سے وہاں سے بھاگی غازی ہنسنے لگا۔

"کیسے رہا سب ؟ٹھیک تھا ناماحول مجھے تو دھڑ کا لگا رہا تھا پتا نہیں کیسے لوگ ہو گے لیکن

تمھارے چہرے سے لگ رہا ہے سب ٹھیک تھا۔"

CLASSICURDUMATERIAL

گھر آئی تھی تو امی سو رہی تھی وہ واش روم میں جا کر شاور لیتے خوب روئی اتنا کہ کوئی حد

نہیں جس کا انتظار کیا وہ خود انتظار نہ کر سکا اگر نہیں کر سکتا تھا تو لٹکایا کیوں آخر کیوں؟

کیوں کہہ گیا وہ آئے گا وہ کیوں نہ آیا اور جب قسمت نے اس کی شکل دکھادی تھی تو

کسی کا شوہر کسی کے باپ کے روپ میں ہی کیوں!! ہیر شدت پسند تھی اس کا کہنا تھا

جیسے وہ ہے ویسا ہی اس کا ہم سفر ہونا چاہیے تو جس سے محبت کی تھی تو وہ ایسا کیوں

نہیں ہے جیسی وہ تھی۔غازی ایسا پانچ سال پہلے تھا پر اب نہیں زینی نے بتایا تھا جب وہ

پیدا ہوئی تھی تو اس کی ماما کی ڈیتھ ہو گئی۔

ہیر کو دُکھ تو بہت ہوا تھا لیکن وہ اس بات کا اظہار نہیں کر پائی تھی کیونکہ غازی سر پہ

کھڑا تھا وہ واش روم سے باہر نکلی کپڑے تبدیل کیے اور سر درد کی گولی کھا کر سو گئی

تھوڑی ہی دیر وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی جب اس کسی کا شفقت بھرا ہاتھ اپنے

چہرے پہ محسوس ہوا امی اس کے چہرے پہ کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھی۔

"کیسا رہا میری جان!"

ہیر نے سر اثبات میں ہلایا اور مندی مندی آنکھوں کو مسلتے ہوئے اُٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ٹائیم کیا ہوا ہے؟"

"سات بج گئے ہے لیٹی رہو آج منزہ کھانا بنا کر چلی گئی یہ لو صبح سے پتا نہیں کچھ کھایا

ہو گا کہ نہیں۔"

"سات بج گئے مجھے اُٹھالیا ہوتا امی۔"

ہیر نے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹا اور انھیں دیکھا جب وہ ٹرے سامنے رکھ

کر پوچھنے لگی۔

وہ پھر تسلی دے کر سب بتانے لگی۔

"چلو میری بچی کے شوق کا کچھ تو فائدہ ہوا اللہ تمھیں کامیاب کرے میری بچی اچھا پر سو

تیار ہو جانا کچھ لوگ آرہے ہیں۔"

"کون لوگ!"

وہ نوالہ لیتے ہوئے چونکی۔

"لڑکا بینک۔۔۔۔"

"امی پلیز!!!"

وہ تیزی سے بولی اور پکڑا ہوا لقمہ واپس پھٹک کر رکھا۔

"میں آپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر کہی نہیں جاوں گی۔"

"سب جاتے ہیں ہیر تم کوئی انھوکی نہیں ہو اور سب کی مائیں اکیلی رہ لیتی ہے۔"

امی ناگواری سے بولی۔

"لیکن سب کی ماوں کو ٹیومر نہیں ہے امی میرے زبان میں کیوں نہیں چھالے پڑ جاتے

جو ابھی یہ لفظ کہا کیوں مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں تکلیف دے لفظ اپنے لبوں پہ لاوں

۔کیوں مجھے بولنے پے مجبور کرتی ہے امی میں کمزور نہیں ہونا چاہتی اس لیے پلیز کوئی بھی

رشتہ آئے فوراً انکار کر دیں ورنہ اگر آپ اپنی ضد میں ڈٹی رہی میں اپنی کسی روڈ پہ جاں

دے دوں گی۔"

وہ رونے شروع ہو گئی اندر کا درد باہر آیا امی کو فرسٹ سٹیج کینسر تھا ان کو بھی پتا تھا

لیکن انہوں نے ہیر کو نہیں بتایا ڈاکٹرز کا کہنا تھا مسلسل دوائیوں سے وہ ٹھیک ہو جائے گی

لیکن پھر بھی کینسر زدہ الفاظ سُن کر اچھے سے اچھا بندہ کانپ جاتا ہے اور اس کی کیا

حالت ہوتی ہے جس پہ یہ سب گزرتی ہے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہیر!"

امی دھل کر اسے اپنے ساتھ لگایا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"بس میری بچی میں ٹھیک ہوں۔مجھے کچھ نہیں ہوگا ابھی دیکھنا تمھاری شادی کرواوں گی پھر تمھاری ساتھ حج کرنے جاوں گی پھر تمھارے بچے اپنی گود میں کھیلاوں گی تم فکر مت کرو۔"

وہ اپنا سارے درد بھلائے ہیر کو چُپ کروانے میں مصروف تھی اور ہیر کا رورو کر بُرا حال ہو رہا تھا زندگی نے پہلے اتنے زخم دیے تھے مزید زخم وہ برادشت نہیں کر سکتی تھی۔

⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂

وقت کے ساتھ ساتھ غازی اور ہیر کے دل میں محبت کی شدت بڑھتی جارہی تھی لیکن انہوں نے ایک دوسرے سے اظہار بالکل نہیں کیا تھا وہ جانتے تھے مناسب وقت میں وہ ایک دوسرے کے ہو جائے گی وجہ غازی کی ہیر کے گھر کی ساتھ کلوزنس اور دوسرا غازی اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور مسز علوی کو بھی بیٹے کی خواہش پتا تھی اور ہیر کی تصویر بھی انہوں نے دیکھی تھی اور غازی کو اوکے کر دیا تھا

CLASSICURDUMATERIAL

لیکن غازی نے فلحال رشتے سے روکا کیونکہ ہیر ابھی چھوٹی تھی۔ابھی ابھی اس کا یونی ورسٹی میں داخلہ ہوا تھا غازی اس کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا جب وہ اس کی ہوئی تو دُنیا کی کوئی طاقت اس کا ہونے سے نہیں روک سکتی تھی اسی طرح وقت گزرتا گیا اور ہیر بیٹھی اپنی آخری پیپر کی تیاری کر رہی تھی تو اپنے ساتھ پڑے موبائل کی آواز پہ چونکی اس نے سر اُٹھایا۔

"ہائے اس وقت کون منحوس ہے۔"

وہ خود سے بڑبڑائی۔

"ہلیو!"

"ہلیو نہیں السلام وعلیکم مس رانجھی۔"

غازی کی خوبصورت بھاری آواز پر ہیر کا ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔

"آ آ آپ۔"

وہ ہکلا کر بولی۔

"جج جی میں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ بھی اسی کی انداز میں بولا۔

"آپ کو میرا نمبر۔۔"

"آنٹی نے دیا تبھی آپ سے بات کر رہا ہوں۔"

وہ پوچھنے لگی جب غازی نے جلدی سے جواب دیا کہ اس کا منہ حیرت سے کھلا۔

"امی نے کیوں امی بھلا ایسے کیسے کر سکتی ہیں۔"

"اچھا آپ اس باتوں کو چھوڑے اس وقت آپ لان کی طرف آئے جہاں پہ پلنگ پڑا ہوا

ہے۔"

"ہائے اللہ آپ وہاں ہے کیا؟"

"ارے چیخئے نہیں میرے معصوم کان کے پردے پھٹ جائے گے۔"

"غازی پلیز چلے جائے اگر آپ وہاں ہے تو۔"

غازی کے چہرے پہ بھرپور مسکراہٹ آگئی۔

"نہیں آیا مس رانجھی بس وہاں آجائے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

ہیر فون پکڑ کر باہر آئی اور دبے قدموں سے لان کے پچھلی سائڈ کی طرف گئی کیونکہ

فرنٹ میں امی ابو کا کمرہ تھا وہ وہاں پہنچی اسے پتا نہیں کیوں لگ رہا تھا جیسے غازی جھوٹ

بول رہا ہے ڈرتے ڈرتے وہ پلنگ کی طرف آئی سدا شُکر وہ وہاں نہیں تھا اس نے دیکھا

وہاں ریڈ پیکٹ پڑا ہوا تھا وہ اس کی طرف بڑھی۔

"یہ پیکٹ آپ نے رکھا ہے۔"

وہ فون پہ موجود غازی کو بولی۔

"نہیں میرے فرشتوں نے۔"

"آپ ہمیشہ الٹی بات کیوں کرتے ہیں۔"

"کیونکہ سیدھی باتیں آپ کو سمجھ نہیں آتی۔"

"خیر بارہ بجنے میں دس سکینڈ رہ گئے جلدی سے کھولے میں آپ کو وِش کروں۔"

"کس چیز کے لیے؟"

"مس رانجھی آج میری پھوپھو کی انویرسری ہے اس کے لیے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اُف ! "

اس نے فون بند کر دیا اور پلنگ پر بیٹھ کر گفٹ کی طرف بڑھی یہاں پہ سائڈ لائٹ آن

تھی جس سے اس کا چہرہ واضع نظر آ رہا تھا۔

اس نے گفٹ کا ریپر کھولنا شروع کر دیا یہ نہیں پتا تھا کوئی اس کی تصویر لے چکا تھا۔

اس نے اپنے بال پیچھے کیے اور گفٹ کھولا اس نے دیکھا ایک ریڈ ولویٹ کا ڈبہ پڑا ہوا تھا

اس ڈبے کو کھولا شیشے کا خوبصورت گلوب جس کو دیکھ کر اس کا منہ واو کی صورت میں

نکلا کیونکہ اس گلوب کے اندر وہ وائٹ فیری, وائٹ پیانو بجا رہی تھی اس سے نے ایک

بٹن دیکھا لیکن کچھ سوچتے ہوے وہ جلدی سے کمرے کی طرف بڑھی اور دروازہ بند

کر دیا کے اچانک میسج کی ٹیون بجی اس نے دیکھا۔

"ہیپی برتھ ڈے رانجھی !"

ایک سمائیل ایموجی کے ساتھ غازی نے اس وِش کیا ہیر نے مسکراتے ہوئے میسج پڑھا اور

پھر تھینک یو کا ٹیکسٹ سینڈ کر اس گلوب کو دیکھنے لگی۔

※※※※※※※※※

"اس کو ایسے بجاو ہاں یہ اینڈ والی کیز کو چھوٹی والی فنگر رکھ اور اور یہ بیچ والی کیز کو مڈل

فنگر سے ایک ساتھ دباو۔"

آج اس کا تیسرا دن تھا اپنے کام میں غازی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تو وہ

اسے بُری طرح اگنور کر کے یا پھر سخت نظروں سے دیکھ کر چُپ کرا دیتی سدا شُکر کے

آج کے دن وہ آفس تھا۔

"آپی ایسے۔"

وہ دو دفعہ ایسے کر کے ہیر سے پوچھنے لگی۔

"ہاں لیکن ٹیون کو منٹین کرنے کے لیے اپنے سیدھے ہاتھ سے ڈی میجر سکیل کو دبانا ہے

ایسے۔"

ہیر نے اس کی انگلی تھام کر اس کی کو دبوایا اس کی آواز کمرے میں گونجی۔

"واو کتنی مزے کی ٹیون بنی۔"

"آپ تو اتنی انٹیلیجنٹ ہو بہت جلد سیکھ جاو گی۔"

ہیر نے زینب کے بال سہلائے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپی ویسے آپ بجائے نا کوئی مزے کی ساؤنڈ۔"

زینب کا لیسن ختم ہونے والا تھا تب آخر میں وہ ہیر سے بولی

"میں!"

"جی آپ!"

غازی گھر پہ موجود نہیں تھا اس لیے وہ مان گئی اور اس گانے کی ٹیون بجانے لگی جو اس

کا آل ٹائم فیورٹ تھا۔

"ہیر ہیر نہ اکھو آڈیو

میں تے سہیبان ہوئی

گھوڑی لے کے آوے لیے جائے

گھوڑی لے کے آوے لیے جائے

او مینو لیے جائے مرزا کوئی

لیے جائے مرزا کوئی

لیے جائے مرزا کوئی

ہیر ہیر نہ اکھو آڈیو

میں تے سہیبان ہوئی

گھوڑی لیے کے آوے لیے جائے۔"

اس دُھن میں وہ ماضی میں چلی گئی جہاں سے اس کا پہلا امتحان شروع ہوا تھا۔

****

وہ یونی سے واپس آئی تو دیکھا بابا ایسے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے اور امی ساتھ بیٹھی

سبزی کاٹ رہی تھی۔

"السلام و علیکم۔"

"و علیکم و سلام آج تم بہت جلدی آ گئی۔"

"جی بس کلاس ایک تھی۔"

وہ بابا کے ساتھ بیٹھ گئی بابا نے مسکراتے ہوئے جھک کر اس کی پیشانی چوم لی۔

"پیپر کب سے ہے؟"

"اللہ ابو! پیپر کا نام ہی نہ لے ابھی سے خوف آنے لگ جاتا ہے۔"

ابو ہنس پڑے۔

"اچھا بابا نہیں لیتا جاو پانی پی آو گرمی تھی باہر۔"

وہ سر ہلاتے ہوئے اُٹھی اور کچن کی طرف بڑھی۔

اچانک فون آیا دیکھا تو غازی کا تھا غازی سے اس کی فون پہ بات چیت ہونے لگی تھی

فضول تو نہیں لیکن دن کیسا رہا ایک دوسرے کا حال احوال پوچھتے امی ابو کا پوچھ کر فون

بند کر دیتے۔ہیر مسکرائی

"تو آپ لندن سے واپس آ گئے۔"

وہ شربت کا گلاس لیکر کمرے کی طرف بڑھی تب اس نے کال کرتے ہوئے کہا۔

"بندہ پہلے سلام کر لیتا ہے۔"

غازی ہنستے ہوئے بولا۔

"او سوری السلام و علیکم!"

" ولیکم وسلام ہاں آج صبح آیا ہوں تم کیسی ہو۔"

"اللہ کا شکر ابھی یونی سے واپس آئی ہوں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ دونوں باتوں میں مصروف ہو گئے کہ اچانک غازی بول اُٹھا۔

"ہیر!"

"جی؟"

"وہ میں امی کو۔۔۔"

"علی!!"

امی کی چیخ پر ہیر اچھلی۔

"ہیر کیا ہوا!"

غازی نے بھی چیخ سُنی تھی۔

ہیر تیزی سے اُٹھ کر گئی تو اِدھر کا منظر بھی دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی تھی ابو کا

ساکت وجود جس کو امی جنجھوڑ کر چیخ رہی تھی ابو بھی تو ٹھیک تھے اچانک کیا ہوا؟

"ابو!!!"

****

ہیر کے ابو کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا معلوم نہیں کیا وجہ تھی ہیر اپنی امی کو سنبھال رہی تھی جو غم سے نڈھال بیمار ہو گئی تھی۔

غازی نے ایک بیٹے کے سارے فرائض پورے کیے اور مسز علوی بھی ان کے گھر آتی رہی ان کے غم میں بھرپور شریک تھی اسی طرح علی صاحب کا چالیسواں بھی ہو گیا اور سب رشتے دار اپنے اپنے گھر کو چلے گئے اور آنا بھی بند کر دیا کے مبدا ماں بیٹی کا خرچہ سنبھالنا نہ پڑ جائے ہیر کو کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ اس کے پاس غازی تھا اور غازی سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

وہ بیٹھی امی کو سُلا کر باہر آئی جب دیکھا مسز علوی اور غازی بیٹھے باتوں میں مصروف تھے وہ ان کے پاس آئی غازی اس کو دیکھ کر ہولے سے مسکرایا۔

وہ جا کر مسز علوی کے پاس بیٹھی۔

"آپ کا بہت شکریہ آپ ہمارے گھر آتی رہی آنٹی میں آپ کی بہت احسان مند ہوں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

مسز علوی گرے شلوار قمیض میں ملبوس بہت ہی باوقار اور خوبصورت عورت تھی ان کے

دل میں غازی کی طرح امیروں والا غرور و تکبر شامل نہیں تھا کیونکہ شادی سے پہلے وہ

بھی ہیر کے طبقے سے تعلق رکھتی تھی ان چھوٹی سی معصوم سی ہیر بہت اچھی لگی تھی

"ارے خبردار احسان کی بات کی تم میری بیٹی جیسی ہو بلکہ مائیں احسان نہیں کرتی اپنے

بچوں پر سمجھی!"

انہوں نے بے حد پیار سے اس کا ماتھا چھوا۔

غازی کے لیے یہ منظر بے حد دلچسپ تھا اور ہیر غازی کی نظریں پاتے ہی شرما اُٹھی۔

"میں آپ کے لیے کچھ لاتی ہوں۔"

"ارے نہیں بیٹا میں چلوں گی صبح گیارہ بجے میری لندن کی فلائٹ ہے میری بہن وہاں

رہتی اس کی حالت تھوڑی سیریس ہے غازی آتا رہے گا بالکل بے فکر ہو جاو اب تم ہماری

امانت ہو سمجھی۔"

وہ ہیر کا چہرہ تھپک کر بولی اور ہیر کو لگا اب اس کے اچھے دن آنے والے وہ اپنے رب

کا جتنا شُکر ادا کرتی کم تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

****

آج دو دن ہو گئے نہ غازی آیا نہ اس نے فون اُٹھایا حیرت کی بات ہے وہ پریشان سی ہوگئی تھی امی بھی اس کا پوچھنے لگی لیکن ہیر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

اس نے سر جھٹک کر سوچا ضرور اپنے کام میں بزی ہو گے آج کل ویسے بھی پریشان بہت لگ رہے تھے منہ سے بولا تو کچھ نہیں تھا لیکن کچھ دن کے بانسبت بہت ٹیز لگے معمولی طور پہ نہ مسکرائے اور نہ زیادہ بولے۔

اسی طرح ہیر اپنے ٹیسٹ میں مصروف ہو گئی اور کہا آجائے گا اسی طرح ہفتہ سے زیادہ گزر گیا نہ فون نہ کال پہ وہ پریشان ہو گئی۔ آج بیٹھ کر اس نے ٹھان لیا وہ اس کال کر کے رہی گی آخر چکر کیا ہے

بارہ دفعہ کال ملانے پر بھی جب کال مصول نہ ہوئی تو اس نے جنجھلا کر فون بیڈ پہ پھینکا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ایسے کوئی کرتا ہے اگر اتنے مصروف ہے بندہ اطلاع کر دے۔ بندے کو کم سے کم تسلی

تو ہو جائے، یا اللہ انھیں کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔ تیرے منہ میں خاک ہیر یا اللہ غازی کو

اپنے حفاظ و ایمان میں رکھنا۔"

دن مہینے میں گزر گئے نہ غازی کی کال آئی نہ غازی آیا امی بھی اب با قائدہ پریشان ہو گئی۔

ہیر نے سوچا اس کی امی کو کال کرتے ہیں لیکن وہ بھی بند اس نے فیصلہ کیا وہ غازی کے

گھر جائے گی اسے سے پوچھے گی محبت اور وعدے کر گئے تم کہاں چلے گئے ہو تم کہاں

غائب ہو گئے ہو وہ یونی کا بہانہ کر کے اس کے گھر آئی پتا لگا وہ یہ گھر چھوڑ چکے ہیں اور

وہ دن قیامت سے کم نہیں تھا ہیر کے لیے ایسے کیسے وہ چھوڑ سکتا ہے اسے اپنا نام اس

کے دل پہ نقش کر کے وہ کیسے منظر سے غائب ہو سکتا سُنسناں سڑک پہ چلتے اس کا دل

تڑپ اُٹھا جبکہ آنکھوں سے گرم سیال نکلنے کے بجائے بالکل خُشک تھا۔ بڑی مشکلوں سے گھر

پہنچی امی کھانا بنا رہی تھی کچن میں انھیں اگنور کے وہ کمرے میں آئی اور بستر پہ گر کر

تکیہ میں منہ دیے رونے لگی غازی اس کا غازی آخر کہاں چلا گیا ہے وہ اسے ایسے کیسے

چھوڑ سکتا ہے نہیں وہ آئے گا ضرور آئے گا وہ اس کا انتظار کرے گی چاہے کچھ بھی

ہو جائے جب وہ اس کی امانت ہے تو وہ کسی کو بھی اس امانت میں خیانت نہیں کرنے دے گی پھر اوپر سے دوسری مصیبت کرائے دار والوں نے گھر خالی کرنے کو کہہ دیا جس سے ہیر اور امی سُنتے ہی پریشان ہو گئی اور مسلے کا حل ڈھونڈنے لگے۔

حل یہ نکلا کے ہیر کی کا نانی گھر لاہور میں تھا جو بہت عرصے سے نانی کی وفات پہ بند تھا اور ہیر کے ماموں جو امی کے چچازاد تھے باہر آسٹریلیا میں ہوتے تھے ماموں سے بات کی تو انہوں نے کہا وہ آرام سے وہاں جائے وہاں ان کے بہنوئی انھیں گھر کی چابی دیں دے گے۔ہیر کو لگا وہ چلی جائے گی تو غازی اگر آیا اور اسے ہیر یہاں پہ نہ ملی لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔غازی کی یاد دل میں لیے وہ لاہور شفٹ ہو گئی اور اسی طرح چار سال بیت گئے جہاں اس کی اتنے سالوں انتظار کرنے کے بعد ملا بھی تو ایک بچی کے باپ کے روپ میں۔

****

وہ ٹیون ختم کر چکی تھی جب اچانک کسی کی تالی کی آواز پہ اس نے موڑ کر دیکھا غازی بلیک سوٹ میں ملبوس مسکراتا ہوا تالی بجا رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پاپا آ گئے!"

زینی بھاگتی ہوئی آئی اور غازی سے جا کر لپٹ گئی۔

غازی نے اسے اُٹھایا اور زینی کے گال چوم کر ہیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"آپ کے آپی تو بہت زبردست پیانو بجاتی ہیں ماناپڑے گا کیوں نہ اس خوشی میں ہم لنچ کرنے چلے۔"

"یس پاپا کیا آپی ہمارے ساتھ جائے گی۔"

"آف کورس آپی میں اور آپ چلے گے۔ آخر وہ اتنی اچھی چیز سیکھا رہی ہے آپ کو۔ ٹریٹ بنتی ہے ان کی۔"

"اپنی بیٹی کا استعمال مجھ پہ مت ہی کرو غازی تو بہتر ہے۔"

وہ تیزی سے انگلش میں اس سے بولی۔

"میں کب کر رہا ہوں ویسے بھی لنچ کا ٹائیم ہو گیا ہے۔"

"میں لنچ اپنی امی کے ساتھ کرتی ہوں زینی میں چلتی ہوں ماما انتظار کر رہی ہو گی۔"

"آپی پلیز اس بار ہمارے ساتھ کر لیں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

زینی نے پہلی بار کہا۔

"سوری چندا میری ماما بیمار ہے ناتو انھیں خود کھانا دینا ہوتا ہے۔"

وہ اپنا پرس سنبھالتی ہوئی اُٹھی اور آگے بڑھی۔ فرش صفائی کے باعث سلپیری تھا جسے ہیر کا پیر پھسلتا اور وہ سیڑھیوں کے طرف گرتی لیکن دو مضبوط بازوں نے اس کو بچایا ہیر کا بیگ گر گیا غازی نے شُکر کا سانس لیا ہیر جس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا غازی کی خشبو محسوس کر کے وہ شرم کے مارے تیزی سے ہٹی اور اسے دھکا دیا۔

"مت ہاتھ لگاو مجھے۔"

وہ تیزی سے چیخی۔

"ہیر!"

"نہیں میں نے غلطی کی یہاں پر آکر مجھے آنا نہیں چاہیے تھا۔"

وہ اپنا بیگ اُٹھانے لگی جب غازی نے اس کا ہاتھ پکڑا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی اور اس نے رکھ کر غازی کے منہ پہ تھپڑ مارا۔

"اپنی لمیٹس میں رہو غازی علوی!"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ غرائی۔

"آپی!"

زینی کی پریشانی زدہ آواز کو وہ اگنور کر کے بیگ اُٹھانے لگی جب سُرخ چہرہ لیے غازی نے

اسے کھینچ کر اپنے بازوں میں اُٹھایا اور سیدھا اپنے کمرے کی طرف لیکر گیا۔

"چھوڑو مجھے بدتمیز انسان چھوڑو۔"

وہ اسے چھوڑ کر کمرے کی طرف لیکر گیا اور بیڈ پہ گرایا۔

اور مڑ کر کمرے کے دروازے کو لاک لگانے لگا وہ اُٹھتے ہوئے اس کے پیچھے آئی اور اس

پر مکوں کی بارش کرنے لگی۔

"گھٹیا ذلیل آدمی مجھے جانے دو تمھیں شرم نہیں آئی اپنی بیٹی کے سامنے مجھے اُٹھا کر

لے گئے۔"

وہ اسے مار رہی تھی اور رو بھی رہی تھی غازی نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے۔

"اور جو تم نے میری بیٹی کے سامنے مجھے تھپڑ مارا وہ کیا گری ہوئی حرکت نہیں تھی۔"

وہ بھی اتنے ہی غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"جو تم نے میرے ساتھ کیا وہی ڈیزرو کرتے ہو۔"

وہ نفرت سے ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہوتے ہوئے پھنکاری۔

"ایسا کیا کیا ہے میں نے ہیر کیا آپ ڈیٹیل میں بتانا پسند فرمائے گی

۔بولو ہیر۔"

"تمھارا انتظار کرتی رہی تم منظر سے ایک دم غائب ہو گئے فون بند گھر بند اپنے سارے

رابطے بند کر چکے تھے یہ تک نہیں سوچا کسی لڑکی کو محبت کے وعدے کر کے ایک دم

غائب ہونا کہاں کا انصاف ہے۔بولو غازی اس کے بعد خود شادی کر کے اپنی زندگی ہنسی

خوشی گزارنے لگے یہ نہیں جانا کوئی تمھارے لیے صرف تمھارے لیے ہر ایک شخص کو

ریجیکیٹ کرنے لگی کیونکہ وہ غازی کی امانت خود کو تصور کرنے لگی تھی لیکن پاگل تھی

غازی تو کبھی میرا تھا ہی نہیں میری طرح ان چھوا نہیں رہا وہ کسی اور کا لباس بن چکا

تھا اس لیے غازی اب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے پلیز مجھے جانے دو اپنی بیٹی کے سامنے

اپنا امیج مت خراب کرو۔"

وہ بھرائی آواز میں کہتے کہتے ایک دم سختی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

جبکہ غازی کا غصہ بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا اور وہ اپنی مسکراہٹ دبائے ہیر کو دیکھ رہا تھا

اچانک وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"توبہ کتنی فلمیں دیکھتی ہو اتنے ڈائیلو گز را نجھی۔"

وہ غصے سے کچھ بولنے لگی جب ہاتھ اُٹھائے اور پھر ہنسنے لگا۔

"چھوا ان چھوا لباس اُف ہیرا پنے نام کی ہو تم۔"

"ہنسنا بند کرو اور جانے دیں۔"

"اچھا سنو نہ میں شادی شدہ ہوں نہ ہی بچی کا باپ زینی میری بہن صالحہ کی بیٹی ہے۔"

"بہت اچھے مجھے حاصل کرنے کی چکر فضول سٹوری اپنالی آپ کی کوئی بہن نہیں تھی۔"

وہ تمسخرا ہنسی

" ہیر کوئی سٹوری نہیں یہ سچ ہے زینی واقعی میری بہن کی بیٹی ہے ہاں یہ ہے ہم نے

تمھیں اس کے بارے میں نہیں بتایا تھا کیونکہ اس نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ امی نہیں

چاہتی تھی لوگوں کی زبانیں جن سے وہ بھاگ کر آئی تھی شروع ہو جائیں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

"ہم سب لندن میں رہتے تھے صالحہ میرے سے دو سال بڑی تھی بہت ہی ضدی اور ڈیڈ کی لاڈلی ڈیڈ اس کی ہر خواہش پوری کرتے مجال ہے جو ڈانٹا ہو اسے مجھے بڑی جیلسی ہوتی کے بیٹا ہونے کے باوجود میری کوئی اہمیت نہیں تھی بہر حال اسی طرح ہم بڑے ہو گئے اور صالحہ کو کوئی پسند آ گیا اور وہ لڑکا کرسچن تھا ڈیڈ ہر بات مان سکتے تھے لیکن صالحہ کی یہ بات نہیں ایک تو ہم سید فیملی سے بی لونگ کرتے تھے ہم سید فیملی سے باہر کرنے کا نہیں سوچ سکتے کجا کے مزہب سے باہر ڈیڈ اور صالحہ کی بحث ہونے لگی ایک دن ڈیڈی نے اسے تھپڑ مارا اور صالحہ اسی رات جیک کی ساتھ بھاگ گئی۔ڈیڈ سے صدمہ برداشت نہیں ہوا اور وہ اس دُنیا سے چلے گئے امی ڈیپریشن میں چلی گئی ہماری کمیونٹی کے لوگ باتیں کرنے لگے اس لیے میرے فیصلے پہ میں اور امی یہاں آ گئے اور میں یہاں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بزنس کرنے لگا اتنی محنت کے بعد اللہ کے کرم سے ترقی اور کامیابی پانچ سال کے اندر ہوئی اور اس کے بعد تم مجھے ملی خیر پوائنٹ پہ آتے ہیں یاد ہے امی لندن گئی تھی وہاں انھیں ہسپتال میں پتا چلا کے صالحہ نے بچی کو جنم دیا اور امی سے رہا نہیں گیا اور اس کے پاس چلی گئی بعد میں امی کو پتا چلا صالحہ کے

ساتھ ڈومیسٹک وائیلنس ہوتا رہا اور جیک اسے ڈر گزدیتا تھا جس سے اس کی حالت مزید

غیر ہو گئی۔امی نے مجھے خبر دی اور میں سب کچھ بھول کر وہاں گیا لیکن صالحہ کی ڈیتھ

ہو گئی خیر جو بھی تھا جیسے بھی تھی میری بہن تھی اوپر سے اچانک امی کی بھی برداشت

جواب دی گئی اور زینی کو میرے پاس چھوڑ گئی میں صدمے سے اتنا نڈھال ہو گیا اتنا

سٹریس میں چلا گیا کچھ یاد نہیں رہا اس کے بعد زینی کے خاطر مجھے لندن میں کیس لڑنا

پڑا کیونکہ جیک اپنی بچی مانگ رہا تھا اور میں اس کو ہر گز زینی نہیں دینا چاہتا تھا اسی چکر

میں سال بیت گئے اور مجھے لگا اب تو تم مجھے بھول گئی ہو گی لیکن نجانے کیوں ایک اُمید

سی تھی ہیر میرے انتظار میں ہو گی اور خوش قسمتی سے ایسا ہی تھا بعد میں واپس آگیا

تمھارے گھر گیا تو تم وہ جگہ چھوڑ چکی تھی اب کیا کرتا میں ٹوٹے دل کے ساتھ زینی کو

لیکر لاہور شفٹ ہو گیا لیکن ہر رات نماز میں دعا کرتا کے ہیر کو میرے سامنے لا دے اور

اللہ لے بھی آیا لیکن وہ میری ہیر کے بجائے بدگمان سے لڑکی تھی خیر میں تم سے کچھ

نہیں مانگوں گا تم جا سکتی ہو، لیکن پلیز زینی کو مت بتانا وہ برداشت نہیں کر پائی گی کہ

اس کا باپ کوئی اور ہے۔"

CLASSICURDUMATERIAL

وہ بولتے ہوئے ایک دم خاموش ہو گیا ہیر ایک دم خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھی

غازی کو لگا وہ ہار گیا وہ چلی جائے گی ہیر باہر نکل گئی دیکھا زینی پریشانی سے وہاں کھڑی

تھی۔

وہ گھٹنے کے بل بیٹھی اور بازو پھیلائے۔

"زینی اپنی ماما کی پاس آئے گی کیا؟"

زینی نے نا سمجھی سے دیکھا اتنے ہی نا سمجھی سے غازی نے ہیر نے مڑ کر غازی کو دیکھا۔

"آپ گھوڑی لیکر آئے گے نا غازی۔"

اس کی بات پر غازی کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آگئی اور پھر زینی کو بولا۔

"زینی میں آپ کی آپی سے شادی کرنے والے ہوں اور اب یہ آپ کو ہمیشہ پیانو سکھائے

گی۔"

"بٹ انھوں نے آپ کو مارا۔"

وہ ناراضگی سے ہیر کو دیکھتے ہوئے بولی

"کب مارا؟"

CLASSICURDUMATERIAL

ہیر معصومیت سے بولی۔

"ابھی!"

"اچھا سوری میں آپ سے بھی کان پکڑ کر معافی مانگتی ہوں اور پاپا سے بھی او کے۔"

اس کی کہنے کی دیر تھی اور زینی بھاگتے ہوئے ہیر سے لپٹ گئی اور ہیر نے مڑ کر غازی کو دیکھا وہ مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس کا مرزا بلا آخر آگیا۔

ختم شد

CLASSICURDUMATERIAL